

ایجندہ

## برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ، 11۔ اگست 2008

1۔ تلاوت قرآن پاک و ترجمہ

سوالات (محکمہ مقامی حکومت و کیوں نئی ترقی)

2۔ توجہ دلاؤنڈوں

3۔ سرکاری کارروائی

4۔ قرارداد

صدر جزل (ریٹائرڈ) پرویز مشرف کے خلاف موافقے کی کارروائی

331

## صوبائی اسمبلی پنجاب

پندرھویں اسمبلی کا آٹھواں اجلاس

پیر، 11-اگست 2008

(یوم السبت، 8-شعبان المعتشم 1429ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمپر ز، لاہور میں سہ پر 4 نج کر 27 منٹ پر

زیر صدارت رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری محمد علی نے پیش کیا۔

اعوذ بالله من الشیطان الرجیم ۰

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ۝

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا هَلْ أَدُلُّكُمْ عَلَى تِجَارَةٍ تُنْجِيُّكُمْ مِّنْ عَذَابِ  
الَّذِيْمِ ۝ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ ۝ وَتَجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِأَمْوَالِكُمْ  
وَأَنفُسِكُمْ ذَلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ۝ يَغْفِرُ لَكُمْ ذُنُوبُكُمْ وَيُدْخِلُكُمْ  
جَنَّتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَرُ وَمَسِكِنٌ طَيِّبَةٌ فِي جَنَّتٍ عَدِنٍ ذَلِكَ الْفَوْزُ  
الْعَظِيمُ ۝ وَآخْرَى تُجْبِونَهَا نَصْرٌ مِّنَ اللَّهِ وَفَتْحٌ قَرِيبٌ وَبَشِّرِ المؤْمِنِينَ ۝

سورہ الصاف۔ آیات ۱۳ تا ۱۰

مومنو! میں تم کو ایسی تجارت بتاؤں جو تمہیں عذاب الیم سے مخلصی دے ۰ (وہ یہ کہ) خدا پر اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان لا اور خدا کی راہ میں اپنے مال اور جان سے جماد کرو۔ اگر سمجھو تو یہ تمہارے حق میں بہتر ہے ۰ وہ تمہارے گناہ بخش دے گا اور تم کو باعنایے جنت میں جس میں نہیں بہ رہی ہیں اور پاکیزہ مکانات میں جو بہشت ہائے جاودا نی میں (تیار) ہیں داخل کرے گا۔ یہ بڑی کامیابی ہے ۰ اور ایک اور چیز جس کو تم بہت چاہتے ہو (یعنی تمہیں) خدا کی طرف سے مدد (نصیب ہو گی) اور فتح عنقریب ہو گی اور مومنوں کو (اس کی) خوشخبری سنادو ۰

و ماعلینا الابلاغ ۰

### نعت رسول مقبول ﷺ

جناب محمد مقبول قادری نے نعت رسول مقبول ﷺ پیش کرنے کی سعادت حاصل کی۔

صلی اللہ علیک یا رسول اللہ  
 وسلام علیک یا جیب اللہ  
 مر جا سرورِ کونین مدینے والے  
 ہم گنگاروں کے سگھ چین مدینے والے  
 نام ہونٹوں پہ تیرا آیا تو محسوس ہوا  
 مل گئی دولتِ دارین مدینے والے  
 میں کہاں، میری حقیقت ہی ظموری کیا ہے  
 تاج شہاں تیری نعلین مدینے والے

### نو منتخب رکن اسمبلی جناب شاہد حسین بھٹی کا حلف

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمن الرحيم۔ سب سے پہلے میں گزارش کرنا چاہتا ہوں۔ اس ہاؤس کے ایک معزز رکن اسمبلی جناب شاہد حسین بھٹی صاحب منتخب ہوئے ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ پہلے ان کا حلف ہو جائے اس کے بعد باقی کارروائی شروع کریں گے۔ میں ان سے گزارش کروں گا کہ وہ اپنی سیٹ پر کھڑے ہو کر حلف اٹھائیں۔

(اس مرحلہ پر جناب سپیکر نے نو منتخب رکن اسمبلی

جناب شاہد حسین بھٹی سے حلف لیا اور انہیں مبارکباد دی)

وزیر قانون و پارلیمنٹی امور (رانا شاہ اللہ خان): جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں۔۔۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں بنسن میرے پاس ہے، مجھے اس کو پڑھنے دیں، اس کے بعد میں آپ کی بات سنتا ہوں۔

وزیر قانون و پارلیمنٹی امور (رانا شاہ اللہ خان): جناب سپیکر! میں سمجھا شاید آپ چیمبر میں پڑھ کے آئے ہیں۔ (فتنے)

### قرارداد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک

جناب سپیکر: وزیر قانون نے قواعد انصباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ نمبر 234 کے تحت قاعدہ 32، قاعدہ 42 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے اہمیت عامہ سے متعلق قرارداد پیش کرنے کی اجازت طلب کی ہے۔ محکم اپنی تحریک پیش کریں۔ وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا شاء اللہ خان): جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ: ”قواعد انصباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ نمبر 234 کے تحت قاعدہ 32، قاعدہ 42 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے اہمیت عامہ سے متعلق قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔“

**LEADER OF THE OPPOSITION** (Ch. Zaheer-ud-Din) I oppose it, Sir.

**MUHAMMAD MOHSIN KHAN LEGHARI:** I oppose it, Sir.

**MRS. AMNA ULFAT:** I oppose it, Sir.

**MR. MUHAMMAD EJAZ SHAFI:** I oppose it, Sir.

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: ابھی سنتے ہیں آپ کی بات، ابھی سنتے ہیں آپ کی بات، تشریف رکھیں۔ یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے کہ:

”قواعد انصباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ نمبر 234 کے تحت قاعدہ 32، قاعدہ 42 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے اہمیت عامہ سے متعلق قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔“

(تحریک منظور ہوئی)

(نعرہ ہائے تحسین)

(شور و غل)

جناب سپیکر: جب میں آپ سے بات کر رہا ہوں تو آپ پر فرض ہے اور لازم ہے کہ آپ میری بات سنیں۔ اس کے بعد اپنی بات ضرور کریں۔ میں آپ کی بات سنوں گا اور میں یہاں پر آپ کی بات سننے کے لئے بیٹھا ہوں۔ میں آپ کو بات کرنے کا موقع دوں گا۔ چودھری عامر سلطان چیئرمین: جناب سپیکر! بہت مر بانی۔

جناب سپیکر: وزیر قانون نے قواعد انصباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قواعدہ نمبر 234 کے تحت قواعدہ نمبر (2) 115 کو معطل کر کے صدر پاکستان سے اسمبلیوں سے اعتماد کا ووٹ حاصل کرنے کا مطالبہ کرنے یافوری طور پر مستغفی ہونے اور بصورت دیگر پارلیمنٹ کی جانب سے صدر کے خلاف موافقے کی تحریک پیش کرنے کی استدعا کے سلسلے میں قرارداد پیش کرنے کی اجازت طلب کی ہے۔ محکم اپنی تحریک پیش کریں۔ (نمرہ ہائے تحسین)

قائد حزب اختلاف (چودھری ظسیر الدین): جناب سپیکر! وزیر قانون موجود ہیں۔ ہم نے oppose کیا ہے۔ ہم اس وقت سے شور چار ہے ہیں۔ ہمیں بات کرنے کی اجازت ہی نہیں دی گئی۔

جناب سپیکر: جب قرارداد کے حق میں یا اس کے خلاف بات ہو گی تو آپ کی بات ضرور سنی جائے گی۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے قائد حزب اختلاف کی خدمت میں یہ عرض کروں گا کہ میں اس وقت قرارداد پیش کرنے نہیں جا رہا بلکہ میں قرارداد پیش کرنے کے لئے rules suspend کروانے کے لئے تحریک پیش کرنے جا رہا ہوں۔ آپ اس کو oppose کریں اور اس کے اوپر بات کر لیں۔ اس کے بعد پھر آپ قرارداد پر بات کر لیں۔

جناب سپیکر: وزیر قانون rules suspend کرنے کے لئے تحریک پیش کر رہے ہیں اور rules suspend کرنے کا اختیار اس House کو ہے۔ میں اس سے sense لے کر پھر بات کروں گا۔ جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ "قواعد انصباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قواعدہ 234 کے تحت قواعدہ (2) 115 کو معطل کر کے صدر پاکستان سے اسمبلیوں سے اعتماد کا ووٹ حاصل کرنے کا مطالبہ کرنے یافوری طور پر مستغفی ہونے اور بصورت دیگر پارلیمنٹ کی جانب سے صدر کے خلاف موافقے کی تحریک پیش کرنے کی استدعا کے سلسلے میں قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"قواعد انصباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ (2) 115 کو معطل کر کے صدر پاکستان سے اسمبلیوں سے اعتماد کا ووٹ حاصل کرنے کا مطالبہ کرنے یا فوری طور پر مستغفی ہونے اور بصورت دیگر پارلیمنٹ کی جانب سے صدر کے خلاف مواذنے کی تحریک پیش کرنے کی استدعا کے سلسلے میں قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

**MR. MUHAMMAD MOHSIN KHAN LEGHARI:** Sir, I oppose it.

**CH. ZAHEER-UD-DIN:** Sir, I oppose it.

**MR. MUHAMMAD EJAZ SHAFI:** Sir, I oppose it.

**MRS. AMNA ULFAT:** Sir, I oppose it.

جناب سپیکر: جی، جناب محسن خان لغاری!

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! قواعد انصباط کار کے قاعدہ نمبر 234 میں بڑا واضح ہے کہ :

"Whenever any inconsistency or difficulty arises in the application of these rules, a member may, with the consent of the Speaker, move that any rule may be suspended in its application to a particular motion before the Assembly, and if the motion is carried, the rule in question shall stand so suspended."

جناب سپیکر! اس وقت نہ تو ہمیں کوئی difficulty ہے اور نہ ہی کوئی inconsistency کو سمجھ آ رہی ہے۔ اس وقت اس کو suspend کرنے کی کوئی ضرورت نظر نہیں آتی، جب 3 دن کے نوٹس کی ضرورت ہے تو ہم regular طریقے سے اس کو جمع کروں گے۔

کر 3 دن کے بعد اس قرارداد کو سامنے لائیں تو بہتر ہے۔ یہ قرارداد 3 دن کے لئے یہاں پر circulate کریں، اس کو دیکھیں اور اس کے بعد شاید اس کی drafting میں ہم لوگوں سے ہی کوئی contribution ہو جائے۔ ہم لوگ ہی شاید آپ کے ساتھ، حکومت کے ساتھ ہو جائیں اگر اس کا طریقہ کار تھج کیا جائے۔ میری گزارش یہ ہے کہ بات اس قرارداد کی نہیں ہے بلکہ بات اصول کی ہے کہ ہم اس پر طریقے کے ساتھ چلیں۔ اگر ہم اسی طرح rules کو suspend کرتے رہے تو پھر بد قسمتی سے جس وقت پورے کا پورا Constitution suspend ہو جاتا ہے تو پھر ہمیں ہی اس سے تکلیف ہوتی ہے۔ ہمیں تو قانون کی اور اصولوں کی پاسداری کرنی چاہیے۔ ہم اس کے مطابق چلیں۔ ہمیں یہ قرارداد لانے پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ ہم اس کے طریقہ کار پر اعتراض کر رہے ہیں۔ آپ مرتبی کر کے rules کے مطابق چلیں۔ میری آپ سے یہی گزارش ہے کہ suspend کو House کیا جائے اور rules کے مطابق چلائیں۔

جناب سپیکر: کیا آپ House کی کوئی اہمیت نہیں دیتے؟ House کو یہ اختیار ہے کہ وہ rules کو suspend کر سکتا ہے۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! Rules suspend کرنے سے معاملات خراب ہوتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، چودھری ظسیر الدین!

قائد حزب اختلاف (چودھری ظسیر الدین): شکریہ۔ جناب سپیکر! آج کا دن ہمارے جاری اجلاس کے اندر جیسے کہتے ہیں کہ "بنتے ہوئے پانی کے اندر کچھ نادان پھر پھینک دیتے ہیں" تو کسی ایک نادان نے پھر ایک پھر پھینکا ہے تاکہ اس میں لسریں آئیں اور ارتعاش پیدا ہو۔ آج ایک brute majority کے سر پر ٹکراؤ کا ماحول پیدا کیا جا رہا ہے، اور وہ سے ٹکراؤ کا اور اسمبلی کا سارا لینے کا ماحول پیدا کیا جا رہا ہے۔ اس کے علاوہ suspension rules کی جوازت لی جا رہی ہے میں سمجھتا ہوں کہ یہ اسمبلی کے اختیارات سے تجاوز ہے۔ جیسا کہ آپ نے ارشاد فرمایا ہے۔۔۔ (قطع کلامیاں)

**MR. SPEAKER:** No cross talk please, no cross talk.

قائد حزب اختلاف (چودھری ظسیر الدین) : جناب سپکر! میں نہایت ادب سے یہ گزارش کرنا چاہوں گا کہ ابھی تھوڑی دیر پہلے ہمیں ایڈوائزری کمیٹی میں آپ کے ساتھ بیٹھ کر بات کرنے کی نیاز مندی حاصل ہوئی ہے اور جیسا کہ آپ نے ابھی میرے ساتھی کو ارشاد فرمایا ہے کہ اسمبلی کو rules suspend کرنے کا اختیار حاصل ہے لیکن rules نے ہمیں بھی اپنا نقطہ نگاہ اور نقطہ نظر پیش کرنے کا اختیار دیا ہوا ہے۔ پہلے مختلف امور میں جو ہوتا رہا ہے وہ اب پھر ہونا ہے اور اس کا نتیجہ بھی وہی ہونا ہے جو پہلے ہوتا رہا ہے۔ میں یہ گزارش کرتا چلوں کہ یہ جو روشن ہے، آپ لوگوں نے کتنی قراردادیں پاس کی ہیں، یہ اپنی، یہی قرارداد پاس کرنے کے بعد اس کی contradictory کرتے ہیں جیسا کہ کالا باع ڈیم کی اسی اسمبلی سے میاں محمد نواز شریف نے ایک قرارداد پاس کرائی، پھر پیپلز پارٹی جب وہاں پر shelf کرنے کے لئے پاکستان کی life line کو تباہ، ختم اور دفن کرنے کے لئے قرارداد لائی تو خاموشی اختیار کی۔ یہ قرارداد for the time being معطل کئے جا رہے ہیں۔ میں یہ گزارش کرتا ہوں کہ rules عمل کرنے کے لئے آج بلوجہ clear notice دینا تھا کہ یہ circulate کر دیا جاتا اور contribute کرتے لیکن چار دن پہلے سے اور اپنی سمجھ بوجھ کے مطابق اس ہاؤس کے ذریعے کچھ کھل کر دیا جائے گا لیکن ان چار دنوں میں سے یہ اخباروں میں آرہا ہے کہ حکم صادر ہو چکا ہے کہ فلاں تارتھ گولا یا جائے گا لیکن ان چار دنوں میں سے یہ لوگ چار کے چار دن کچھ اور کاموں میں مصروف رہے ہیں۔ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اس معطلی کی روشن کو روکیں اور اس کو روکنے کے سلسلے میں پہلے اس کو ختم کر دیں۔ ہر چیز کو معطل کر دینا، یہ معطل کرنے، آئٹی کی سپلائی معطل کر دین، گھنی کی سپلائی معطل کر دین اور ہر چیز کو معطل کر دینا، یہ معطلی کہیں رکتی نہیں ہے۔ پھر یہ معطلی رکتی ہے کہ اسمبلیاں کھلیاں وی نئیں اتریاں ایکشن دیاں تے کی ہوں گیا ایک ساتھی کھڑا کہ رہا تھا کہ "ہالے تے ساڑیاں کھلیاں وی نئیں اتریاں ایکشن دیاں تے کی ہوں گیا اس وقت پنجاب کو پیپلز پارٹی والوں نے سازشوں کا گڑھ بنادیا ہے۔۔۔ (شیم، شیم)

جناب سپکر! غور سے سنیں۔

قائد حزب اختلاف (چودھری ظسیر الدین) : اگر یہ نہیں سننا چاہتے تو ان کی مرخصی۔

جناب سپیکر: تمام ممبر ان غور سے سنیں، ان کو بولنے دیں۔ لیڈر آف دی اپوزیشن بول رہے ہیں۔

قائد حزب اختلاف (چودھری ظییر الدین): جناب سپیکر! میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اگر آپ کے پاس ایک majority ہے لیکن جو ایک brute majority sometime open to the reasons ہوئی ہے، وہ عقل کی بات سننے کے بعد سمجھ جاتی ہے اور اس پر عمل بھی کرتی ہے جس کی میں ایک مثال بھی دینا چاہوں گا کہ ہمارے لاءِ منسٹر صاحب اپنی تمام ذہانت کے ساتھ ہمارے بہت ہی محسن پرانے پارلیمنٹریوں ہیں جن کی بہتر تصور بھی لگی ہوئی ہے اور خود بھی تمام دانشمندی کے ساتھ یہاں پر تشریف فرمائیں۔ یہاں پر لاءِ منسٹر صاحب بیٹھے ہوئے تھے اور ہمارے چیف منسٹر اپنے پیغمبر میں بیٹھے ہوئے تھے۔ انہوں نے اس دن کماکہ پانچ مرلہ کے مکان پر ٹیکس ختم کر دیا جائے اور ہمارے منسٹر صاحب اس کی مخالفت کر رہے تھے۔ ادھر سے ہمارے وزیر اعلیٰ صاحب اٹھ کر آئے اور کماکہ ہاں اس rule کو کسی وقت suspend کر کے پانچ مرلہ کے مکان کے لوگوں کے لئے ٹیکس معاف کر دو۔ اس کو کہتے ہیں open to the reasons ہونا اور عقل کی بات سننے کے بعد لوگوں کے مفاد کے لئے اس پر بات کرنا۔ ہم صرف یہ کہنا چاہتے ہیں کہ خدا کے لئے، آپ نے معطليوں کی نر چلانی ہے اور اس معطليوں کی نر کے اندر آپ جس کشتی میں بیٹھے ہیں اس کے نیچے کے پھٹے کمزور ہیں وہ کسی وقت بھی بہہ جائیں گے لہذا مت کریں معطلي۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، اعجاز شفیع صاحب!

جناب محمد اعجاز شفیع: شکریہ۔ جناب سپیکر! جس طرح ہمارے اپوزیشن لیڈر صاحب نے کماکہ rules suspend کر کے اس طرح جلد بازی میں ایک قرارداد لانا ٹھیک نہیں۔ اس میں آج ہمارا یہ ہاؤس سات کروڑ عوام کی نمائندگی کر رہا ہے اور آج یہاں پر ہمارا میدیا بھی موجود ہے۔

آوازیں: سات نہیں، آٹھ کروڑ عوام ہے۔

جناب محمد اعجاز شفیع: چلیں آٹھ کروڑ سی۔ جناب سپیکر! نہایت دکھ اور افسوس کے ساتھ مجھے لاءِ منسٹر صاحب کی یہ بات سمجھ نہیں آئی کہ اس کی drafting کرتے وقت کم از کم وہ آئین کو تو دیکھ لیتے، کم از کم اس کتاب کو پڑھ لیتے۔ اس میں technically طور پر لاءِ منسٹر صاحب نے کماکہ ہم عدم اعتقاد۔

جناب سپیکر: اس میں تو بے شمار آرٹیکل ہیں۔ آپ کسی آرٹیکل کا حوالہ دیں۔

**جناب محمد اعجاز شفیع:** جناب سپیکر! میں اسی point پر آ رہا ہوں کہ صدر پاکستان اسمبلیوں سے اعتماد کا ووٹ لیں۔ میں آپ کی وساطت سے یہ آئین کی کتاب لاءِ منسٹر صاحب کو دینا چاہتا ہوں کہ پورے آئین میں کمیں بھی کوئی بھی آرٹیکل ایسا نہیں ہے کہ جس میں صدر مملکت پاکستان اسمبلیوں سے اعتماد کا ووٹ لیں۔ اسمبلیوں سے اعتماد کا ووٹ تو وزیر اعظم لیتا ہے، اسمبلیوں سے اعتماد کا ووٹ وزیر اعلیٰ لیتا ہے لیکن صدر مملکت پاکستان نہیں لیتا۔ (قطعہ کلامیاں)

جناب سپیکر: ان کی بات سننے میں کیا حرج ہے؟ بر اہ مر بانی خاموشی اختیار کریں۔ آرڈر پلیز آرڈر۔

**جناب محمد اعجاز شفیع:** جناب سپیکر! کوئی بھی آرٹیکل ایسا نہیں ہے کہ صدر پاکستان اسمبلیوں سے اعتماد کا ووٹ لیں۔ میری آپ سے یہ گزارش ہو گی کہ یہ غلط روایات ایک تو rules suspend کرنے والی اور دوسرا اس طرح کی drafting والی نہ ڈالیں۔ آج اس ہاؤس کی coverage کو صرف پاکستان نہیں بلکہ پوری دنیا دیکھ رہی ہے۔ اگر آج ہماری حکومت کی اس طرح drafting یا language ہو گی تو ہماری پبلک مذاق نہیں اڑائے گی، میڈیا ہمارا مذاق نہیں اڑائے گا تو پھر کیا کرے گا؟ آپ کی وساطت سے میری لاءِ منسٹر صاحب سے یہ request ہے کہ اس کو دوبارہ draft کریں اور اس کے proper طریقے کے مطابق اس کی drafting کو صحیح language میں لے آئیں تاکہ اس کو تین دن پہلے ہم بھی پڑھ لیں۔ ہو سکتا ہے جس طرح ہمارے دوست نے کہا کہ ہم بھی اس میں شامل ہوں۔۔۔

جناب سپیکر: آپ شامل ہو گئے ہیں؟

**جناب محمد اعجاز شفیع:** جناب سپیکر! آئین کے آرٹیکل 47 کے تحت impeachment کا طریقہ کار ہے، اس میں شامل ہونے کا مقصد یہ ہے کہ وہ ہمارے ہاؤس کی power نہیں ہے، وہ بھی قوی اسمبلی اور سینٹ کی ہے تو میری آپ سے یہ استدعا ہو گی کہ اس کو allow نہ کیا جائے کیونکہ اس کی drafting ہی غلط ہے۔ شکریہ basically راجہ شوکت عزیز بھٹی: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

راجہ شوکت عزیز بھٹی: جناب سپیکر! اگر پرویز مشرف کو وردی میں صدر بنانے کے لئے روز کو معطل کر کے قرارداد لائی جاسکتی ہے تو پرویز مشرف کو صدارت سے ہٹانے کے لئے روز کو معطل کر کے قرارداد کیوں نہیں لائی جاسکتی؟

جناب سپیکر: اعجاز شفیع صاحب! اب یہ آپ نے ہی ریت ڈالی ہے، میں اس میں کیا کر سکتا ہوں؟ سردار ذوالفقار علی خان کھوسے: پواہنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

سردار ذوالفقار علی خان کھوسے: جناب سپیکر! میں آپ کا شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے پواہنٹ آف آرڈر پر بات کرنے کی اجازت دی ہے۔ لاہور مسٹر صاحب نے جو Rules of Procedure کے مختلف ضوابط یہاں quote کئے تھے، اپوزیشن لیڈر اگر ان کے بارے میں کچھ بات کرتے تو شاید ہم سننے کے لئے تیار تھے لیکن انہوں نے یہاں خاصتاً ایک سیاسی تقریر کی ہے۔ یہ قانون کی بات کرتے رہے ہیں لیکن کس قانون کی؟ ان کا جو قانون تھا وہ تو مجھے بھی یاد ہے، آپ کو بھی یاد ہے۔ پھر انہوں نے ایک فقرہ seen to be reason شاید اس طرح کا کوئی فقرہ استعمال کیا تھا جو میرے سر کے اوپر سے گزر گیا تو یہ کون سی reason کی بات کر رہے ہیں؟ اس reason کی جس نے سپریم کورٹ کے Justices کو گھر بھیج دیا تھا، عدالیہ کی بے عزتی کی۔ (شیم، شیم)

جناب سپیکر: سردار صاحب! میرا خیال ہے کہ لاہور مسٹر صاحب اس کا جواب دیں گے۔

سردار ذوالفقار علی خان کھوسے: جناب سپیکر! قواعد کا جو حوالہ دیا گیا ہے اس کا جواب دیتے تو پھر ٹھیک تھا لیکن اپوزیشن لیڈر نے جو تقریر کی وہ بھی political speech تھی۔ انہوں نے آپ کی وساطت سے قانوناً ہاؤس میں جو points کی منظوری کے لئے raise کئے ہیں لیکن اس کا کوئی جواب نہیں آیا۔ پیچھے سے ایک اور ان کے ساتھی بولے ہیں۔۔۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! مجھے بات کرنے دیں۔

جناب سپیکر: سردار صاحب! میرا خیال ہے کہ محترمہ کو بات کر لینے دیں۔

سردار ذوالفقار علی خان کھوسے: محترمہ سیاسی بات نہ کریں، جو قauda انہوں نے quote کیا ہے اس کا جواب دیں۔ یہاں قانون کی بات جب اس طرف سے اٹھتی ہے تو ہمیں شرم آتی ہے۔ بیرون ملک

ہماری reason نہ رہتی، بیرون ملک ہم ان کی وجہ سے بدنام ہوئے ہیں۔ اس ہاؤس میں کھڑے ہو کر وردی کی حمایت کی گئی ہے اور قرارداد اس ہاؤس میں پیش کی گئی ہے۔

آج یہ reason کی بات کرتے ہیں۔ ان کے لیڈرنے تسلیم کیا کہ یہ میری پارٹی ہے۔ ایکشن سے پہلے اس نے خود میڈیا کے سامنے بیان دیا کہ اسمبلی کے ایکشن گزر جائیں تو میں اسمبلیوں سے ووٹ لوں گا۔ یہ بات انہوں نے categorically کی تھی اور اب وہ اعتماد کا ووٹ لینے سے بھاگ رہے ہیں۔ (نفرہ مائے تحسین)

قائد حزب اختلاف (چودھری ظسیر الدین): پواہنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، قائد حزب اختلاف پواہنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

قائد حزب اختلاف (چودھری ظسیر الدین): جناب سپیکر! میں ذوالقدر علی خان کھوسہ صاحب کا بہت احترام کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: میں آپ دونوں کا احترام کرتا ہوں اس لئے آپ دونوں میر بانی کریں۔

قائد حزب اختلاف (چودھری ظسیر الدین): ان کے انداز خطابت کا بھی کہ وہ بات کرتے ہوئے کچھ درمیان میں بھول جایا کرتے ہیں۔ ابھی رولز کی بات کر رہے ہیں، باقی بات میں بعد میں کر لوں گا۔ رولز کے مطابق یہاں پر صرف oppose کرنے والوں نے باتیں کرنی ہیں تو کیا یہ oppose کر رہے تھے اور انہوں نے oppose کرنے کے بعد یہ بات کی ہے اس وقت یہ رولز کو observe کر رہے تھے؟

محترمہ آمنہ الفت: پواہنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ آمنہ الفت!

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! اس وقت رولز کو suspend کرنے کی بات ہو رہی ہے۔ میر اسوال یہ ہے کہ خدارا! یہ بتائیے کہ رولز کو suspend کر کے قرارداد لانے کی بات ہو رہی ہے تو کون سی ایسی urgency ہے، کون سی ایسی قیامت آگئی ہے، اس ملک میں کون ساسوں ای آگیا ہے جس کے لئے رولز کو suspend کر کے یہ قرارداد لائی جا رہی ہے؟

جناب سپیکر: محترمہ! کیا آپ اخبارات نہیں پڑھتے، کیا آپ ٹیلی ویژن نہیں دیکھتے؟

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! حقیقی معنوں میں جو urgency ہے، حقیقی معنوں میں جو تباہی ہے، ہمارے ہاں بھلی نہیں ہے اور ہمارے دو صوبے بغوات کی کیفیت میں ہیں۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: آرڈر، آرڈر۔ ان کی بات کو سناجائے۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب والا! آپ نے مجھے floor دیا ہے اس لئے میری آپ سے درخواست ہے کہ آپ میری بات کو سنئیں۔ میں یہ کہہ رہی تھی کہ ایسی کون سی ایم جنسی ہے؟ ہمارے ہاں دو صوبے جس حالت میں ہیں، بغوات کی کیفیت ہے۔ ملک میں پانی نہیں ہے، بھلی نہیں ہے، اس سے متعلق اگر کوئی قرارداد آتی تو ہم آپ کے ساتھ کھڑے ہوتے۔ اگر کوئی emergency ہے، اگر کوئی suspend ہے تو ہم ضرور آپ کے ساتھ کھڑے ہوتے اور تمام روکڑ کو کرتے۔ جو اصل مسئلہ ہے اس پر مجھے قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے، جس کے لئے روکڑ کرنے کی واقعی ضرورت ہے کہ ہمارے ملک میں اندھیرا ہے، ہمارا سارا پانی بھارت جمع کر رہا ہے۔ باقی رہا سامندر کی نذر ہو رہا ہے۔ بارش آتی ہے تو پورے کا پورا لاہور ڈوب جاتا ہے، سیالب آجاتا ہے اور پانی سامندر کی نذر ہو جاتا ہے۔ اگر کوئی urgency ہے، کوئی emergency ہے تو ہمیں کالا باغ ڈیم بنانے کے لئے قرارداد لانے کی ضرورت ہے۔ اصل ایم جنسی یہی ہے۔ خدار اطوفان میں گھری ہوئی اس کشتنی کو عقل و دانش کے ناخنوں سے بچانے کی ضرورت ہے۔ ایسے بے معنی، غیر ضروری ہتھنڈے لا کر اصل حالات کو، اصل مسائل کو سبوتاڑ کرنے کی کوشش نہ کی جائے۔ کسی موادنے سے یا بجز کے issue کو اٹھانے سے لوگوں کو نہ روٹی ملے گی، نہ منگائی کسڑوں ہو گی، نہ پانی جمع ہو سکتا ہے، نہ بھلی میا ہو سکتی ہے، نہ ہماری میشت مضبوط ہو سکتی ہے۔ ایسے issues کے لئے آپ ابھی قرارداد لائیں، تمام روکڑ کو suspend کریں، ہماری پوری کی پوری جماعت آپ کے ساتھ کھڑی ہو گی، پوری قوم آپ کے ساتھ کھڑی ہو گی۔

جناب والا! میں آپ کو بتاتی ہوں کہ 1999 میں عوام کا موذ کیا تھا؟ اس وقت صاحبزادہ نصر اللہ خان، عمران خان، قاضی حسین احمد اس حق میں تھے جو اس وقت واقعات ہوئے تو اس کا مطلب ہے کہ اگر اس وقت یہ سب کچھ ہوا اور وہ غلط تھا تو آج بھی یہ غلط ہے۔ مجھے کہہ لینے دیجئے کہ یہ

طوفان میں گھری ہوئی کشتمی ہے اور اس کو باہر نکالنے کی ضرورت ہے۔ رو لز 234 میں suspension of rules کے تحت واضح الفاظ میں لکھا ہوا ہے کہ:

"Whenever any inconsistency or difficulty arises in the application of these rules.

یہاں پر کون سی urgency ہے؟

جناب پیکر: محترمہ! آپ میری بات سنیں کہ اس کے بارے میں فیصلہ ہو چکا ہے اور ہاؤس نے sense دے دی۔ اکثریت نے suspension کا فیصلہ دے دیا۔ میرے خیال میں آپ خود ہی اس بات کا فیصلہ کر لیں۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب والا! کلا باغ ڈیم بنانے کے لئے بھی آج ہی تمام رو لز کو suspend کر کے قرارداد کی اجازت دیں۔

جناب پیکر: کیا آپ ہاؤس کے اختیارات کو curtail کرنا چاہتے ہیں؟ curtailment کوئی اچھی بات ہے؟ جو انہیں اختیار ہے اس کو استعمال کرنے دیں۔ شکریہ

جناب محمد محسن خان لغاری: پرانٹ آف آرڈر۔

جناب پیکر: لغاری صاحب! آپ نے پہلے بات کر لی ہے۔ اس طرح مناسب نہیں لگتا۔ اب آپ کی مربانی ہے کہ آپ تشریف رکھیں۔ اب وزیر قانون صاحب جواب دیں گے۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب والا! مجھے یہ بتا دیں کہ کیا emergency ہے؟ مجھے بتا دیں کہ کیا difficulty ہے؟

جناب پیکر: اگر آپ ان کے جواب سے مطمئن نہ ہوں تو پھر مجھ سے بات کریں۔ وزیر قانون و پارلیمنٹی امور (رانا شاہ اللہ خان): شکریہ۔ جناب پیکر! میں آپ کی وساطت سے محسن لغاری صاحب سے گزارش کروں گا کہ وہ تشریف رکھیں میں انہی کی باتوں کا جواب دینے کے لئے کھڑا ہوا ہوں۔ میں قائد حزب اختلاف اور اپوزیشن کے ممبران کا انتہائی شکر گزار ہوں کہ انہوں نے اس تحریک کی مخالفت میں اپنا کردار ادا کرتے ہوئے اظہار خیال کیا ہے۔ اس میں قائد حزب اختلاف نے فرمایا ہے کہ اس میں کون سی urgency ہے، لغاری صاحب نے بھی اسی بات کو درج کیا ہے!

گزارش یہ ہے کہ اس ملک میں آمریت مسلط ہے اور اس ملک کے عوام نے 18۔ فروری کو

جمهوریت کے حق میں فیصلہ دیا ہے اور ایک شخص ایوان صدر میں بیٹھا اس جمورویت کے خلاف سازشیں کر رہا ہے، اس سے بڑی اور urgency کیا ہو سکتی ہے۔ جو محترم قائد حزب اختلاف نے فرمایا ہے کہ کچھ لوگ بہتے صاف پانی میں پتھر مارتے ہیں۔ نہیں، ہم بہتے صاف پانی میں پتھر نہیں مارتے بلکہ اس پاکستان کے صاف اور پاک پانیوں سے وہ گندنکال کر باہر پھینکنا چاہتے ہیں کہ جس سے یہ پانی پاک اور صاف ہو جائے۔ (نصرہ ہائے حسین)

ابجاز شفیع صاحب نے Constitution کی کتاب ہاتھ میں کپڑی ہوئی تھی۔ اسی Constitution کی کتاب میں وہ ستر ہویں ترمیم پڑھیں۔ یہ باقاعدہ جب جزل (ریٹائرڈ) پر دیز مشرف ایک فراؤریفرنڈم کے ذریعے اس ملک کے عمدہ صدارت پر مسلط ہوا تو اس کے بعد ستر ہویں ترمیم کے ذریعے سے باقاعدہ طور پر ان اسمبلیوں سے اعتماد کا ووٹ لیا گیا اور اس ہاؤس میں اس طرف بیٹھے جو چند لوٹے ہیں، ان کے علاوہ باقی لوٹوں کا تو لوگوں نے حشر کر دیا۔ ان لوگوں نے باقاعدہ اس ہاؤس میں بیٹھ کر اعتماد کا ووٹ دیا۔

جناب پیکر: رانا صاحب! تھوڑی سی میربائی کریں۔

وزیر قانون و پارلیمنٹی امور (رانا شناہ اللہ خان): میں صرف ان کو یاد دلا رہا ہوں کہ باقاعدہ ستر ہویں ترمیم کے ذریعے سے اس ہاؤس سے اعتماد کا ووٹ جزل مشرف نے حاصل کیا تھا۔ یہ اسمبلی الیکٹورل کالج ہے اور اس اسمبلی کا صدر کے انتخاب میں باقاعدہ حصہ ہے۔ اس بنیاد پر ہم یہ کہنا چاہتے ہیں کہ اس صدر کو اس وقت اس ملک کے اوپر اور عمدہ صدارت پر مسلط ہنے کا اختیار نہیں ہے۔ جہاں تک میرے بھائی چودھری صاحب نے کہا ہے کہ Roiz suspend کرنا، یہ کرنا، وہ کرن۔ مجھے یہ بتائیں کہ کیا اس ہاؤس میں یہ ایک جموروی ایوان ہے، اس میں عوام اپنے ووٹ کے ذریعے اپنے نمائندے بھیجتے ہیں۔ کیا اس ہاؤس میں وہ شرم ناک قرارداد جس کے ذریعے اس ملک میں وردی کو دس سال تک مسلط کرنے کا عمدہ کیا گیا تھا۔ کیا اس ہاؤس میں Roiz suspend کر کے یہ پیش نہیں کی گئی تھی؟ یہ مجھے ابھی اس بات کا جواب دے دیں کہ کیا اس وقت انہوں نے Roiz معطل نہیں کئے تھے؟ میں ان کی خدمت میں یہ بھی گزارش کروں گا کہ ان کو یہ تو یاد ہے کہ میں نے حزب اختلاف کی سیٹوں پر بیٹھے ہوئے کہا تھا کہ پانچ مرلے کے مکانوں پر ٹکیں معاف کر دیا جائے اور یہ کہتے ہیں کہ چودھری پر وزیر الٰہی صاحب بتا نہیں کہا۔ بیٹھے تھے اور وہاں سے بھاگتے بھاگتے آئے اور آکر انہوں نے یہاں پر یہ معاف کر دیا کیا نہیں وہ قرارداد یاد نہیں کہ جو قرارداد یہاں پر میری جگہ پر ایک وزیر قانون

نے جیب سے نکالی اور سپیکر کو کہا کہ رولز معطل کر دیں، انہوں نے فوری طور پر رولز معطل کر دیئے۔ انہوں نے قرارداد پڑھنا شروع کر دی اور ساری اپوزیشن کو ایوان سے باہر نکال دیا کہ ہم آپ کو ایوان سے باہر نکالتے ہیں؟

جناب سپیکر! اس قسم کی قراردادیں اس ایوان میں پیش ہوتی رہی ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس ملک کے اوپر پچھلے آٹھ نو سالوں سے آمریت آسیب کے سامنے کی طرح مسلط ہے جس کی وجہ سے منگائی ہے، جس کی وجہ سے لوڈ شیڈنگ ہے، جس کی وجہ سے بے روزگاری ہے، جس کی وجہ سے امن و امان کی صورت حال خراب ہے۔ اس آسیب اور اس بلا کو اور اس گند کو ہم جب تک ایوان صدر سے نہیں نکالیں گے تو اس وقت تک اس ملک کا کسی صورت میں بھلانہیں ہو سکتا۔ (معزہ ہائے تحسین)

آج اس ملک کے 16 کروڑ عوام نے یہ تہیہ کر لیا ہے کہ انہوں نے آج سے اس ملک سے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے آمریت کو دفن کرنا ہے اور اس ملک میں جمہوریت کا وہ سورج طلوع ہو گا جو ہمیشہ ہمیشہ اس دھرتی کو قدم قدم آباد اور شادر کئے گا۔ اس لئے میری یہ گزارش ہے کہ اس تحریک کو ہاؤس میں پیش کر کے آپ ہاؤس کی sense حاصل کریں اور مجھے قرارداد پیش کرنے کی اجازت دیں۔ شکریہ تو آپ مجھے دولائنوں کا جواب دینے کے لئے وقت دیں۔

جناب سپیکر: چودھری ظسیر الدین! جناب سپیکر! رانا صاحب نے مجھ سے جواب مانگا ہے سے ہونا ہے؟ میں نے ٹائم نہیں دیا۔

قائد حزب اختلاف (چودھری ظسیر الدین) جناب سپیکر! میں صرف دولائنوں میں جواب دینا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

قائد حزب اختلاف (چودھری ظسیر الدین) شکریہ۔ جناب سپیکر! یہاں پر۔

جناب سپیکر: چودھری صاحب! روایت کو خراب نہ کریں، بڑی مرتبانی۔ میں آپ کا شکر گزار ہوں گا۔ میں نے سن لیا ہے۔ آپ کیوں پریشان ہو رہے ہیں؟

قائد حزب اختلاف (چودھری ظسیر الدین) شکریہ۔ جناب سپیکر! ایک ہی بات سینٹر ایڈ وائزر صاحب نے کہی اور وہی رانا شاہ اللہ خان نے کہی کہ وہ ایک اچھی روایت نہیں ہے جوہ مہاں پروردی کے حق میں بات کی گئی۔ اگر وہ بات اچھی نہیں ہے تو اس وقت شاید رانا صاحب موجود نہیں تھے اور غالباً ہمارے سینٹر ایڈ وائزر صاحب موجود تھے۔ جب ایک جرنیل خیاء الحق آپ کی کرسی پرہماں پروردی میں بیٹھا تھا (شیم، شیم)

جب وردی میں بیٹھا تھا تو یہاں ان میں سے کسی کو توفیق نہیں ہوئی اور ایک غریب آدمی جو ڈیڑھ مرلہ کے مکان میں رہتا تھا، فضل حسین را، ہی نے اسے چینچ کیا تھا۔۔۔ جناب سپیکر: چودھری صاحب! وہ اللہ کوپیارے ہو گئے ہیں۔ اب ان کے متعلق کوئی ایسی بات نہ کریں۔

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے کہ:

”قواعد انصباب کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ نمبر 234 کے تحت قاعدہ نمبر (2) کو معطل کر کے صدر پاکستان سے اسمبلیوں سے اعتماد کا ووٹ حاصل کرنے کا مطالبہ کرنے یافوری طور پر مستغفی ہونے اور بصورت دیگر پارلیمنٹ کی جانب سے صدر کے خلاف موافق کی تحریک پیش کرنے کی استدعا کے سلسلے میں قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔“  
(قرارداد منظور ہوئی)

(اس مرحلہ پر ایوان ”گومشرف گو، مشرف کا جویا ہے۔۔۔ غدار ہے، غدار ہے اور ہن کم گیا تیرا شو مشرف۔۔۔ گومشرف گومشرف“ کے نعروں سے گو نجنس لگا)

### قرارداد

صدر جزل (ریٹائرڈ) پرویز مشرف کے استعفی یا موافقہ کا مطالبہ

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون آپ قرارداد پیش کریں۔

**MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS**  
**(Rana Sana Ullah Khan):** Mr. Speaker I move that:-

“The Punjab Assembly observes;

1. That under Article 41 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan the Punjab Assembly is a part of the electoral college for the election of the office of the President of Pakistan.
2. That notwithstanding the Punjab Assembly's objection to the validity or legality of the election held in October, 2007 for the office of the President of Pakistan, the Punjab Assembly is of the view:

That General (Retd) Pervez Musharraf is unfit to hold the office of the President by virtue of being guilty of violating the Constitution of Pakistan and/or of gross misconduct on the following, amongst other grounds:

- i) That General (Retd) Pervez Musharraf has subverted the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan twice by holding it in abeyance.
- ii) He has violated and undermined the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan and derailed the transition to democracy.
- iii) That in terms of Article 41(1) of the Constitution, the office of the President represents the unity of the Republic. General (Retd) Pervez Musharraf has violated the same and has caused to promote inter provincial tension, a deepened sense of deprivation, denied provincial autonomy thus leading to weakening the Federation.
- iv) That the policies pursued by General (Retd) Pervez Musharraf during the last 8 years have brought Pakistan to the brink of a critical, political and economic impasse. The incompetence and failure of his policies has plunged the country into the worst power shortage in its history and brought unprecedented misery upon the people. His policies have paralyzed the Federation and

eroded the trust of the Nation in key National Institutions.

In the light of the above, we hereby call upon General (Retd) Pervez Musharraf to take a vote of confidence from his electoral college or resign in terms of Article 44(3) of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan immediately. In case he fails to do so, we call upon and urge the Parliament to give Notice of Impeachment in accordance with Article 47 of the Constitution."

**MR. SPEAKER:** The motion moved that:

"The Punjab Assembly observes;

1. That under Article 41 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan the Punjab Assembly is a part of the electoral college for the election of the office of the President of Pakistan.
2. That notwithstanding the Punjab Assembly's objection to the validity or legality of the election held in October, 2007 for the office of the President of Pakistan, the Punjab Assembly is of the view:

That General (Retd) Pervez Musharraf is unfit to hold the office of the President by virtue of being guilty of violating the Constitution of Pakistan and/or of gross misconduct on the following, amongst other grounds:

- (i) That General (Retd) Pervez Musharraf has subverted the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan twice by holding it in abeyance.
- (ii) He has violated and undermined the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan and derailed the transition to democracy.
- (iii) That in terms of Article 41(1) of the Constitution, the office of the President represents the unity of the Republic. General (Retd) Pervez Musharraf has violated the same and has caused to

promote inter-provincial tension, a deepened sense of deprivation, denied provincial autonomy thus leading to weakening the Federation.

- (iv) That the policies pursued by General (Retd) Pervez Musharraf during the last 8 years have brought Pakistan to the brink of a critical, political and economic impasse. The incompetence and failure of his policies has plunged the country into the worst power shortage in its history and brought unprecedented misery upon the people. His policies have paralyzed the Federation and eroded the trust of the Nation in key National Institutions.

In the light of the above, we hereby call upon General (Retd) Pervez Musharraf to take a vote of confidence from his electoral college or resign in terms of Article 44(3) of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan immediately. In case he fails to do so, we call upon and urge the Parliament to give Notice of Impeachment in accordance with Article 47 of the Constitution.”

**LEADER OF THE OPPOSITION** (Ch. Zahir-ud-Din): Sir, I oppose it.

**MUHAMMAD MOHSIN KHAN LEGHARI:** Sir, I oppose it.

**MUHAMMAD IJAZ SHAFI:** Sir, I oppose it.

جناب سپیکر: جی، چودھری ظسیر الدین!

قائد حزب اختلاف (چودھری ظسیر الدین): جناب سپیکر! یہ نہایت ہی اہم قسم کی قراردادیہاں پر پیش کی گئی ہے جس کی ضرورت نہیں تھی، نہ ہی preview تھا اور نہ ہی اس اسمبلی کا اختیار تھا۔ اس میں جو الزامات لگائے گئے ہیں اور جو allegations اتنے wag ہیں کہ ان کے اوپر کافی دیر تک بھی گفتوکر کے ان کو ثابت نہیں کیا جاسکتا۔ مثال کے طور پر میں ایک بات کرتا ہوں کہ انہوں نے کہا ہے کہ آئین کو انہوں نے violate کیا اور دو دفعہ کیا لیکن دونوں دفعہ پر یہم کورٹ نے اس کو validate کیا اس لئے Constitution کی کسی قسم کی violation لا گو ہو نہیں سکتی۔ پھر بھی ہماری طرف سے، صوبائی اسمبلی کی طرف سے یہ کہنا بالکل مناسب سی بات ہے کہ ہم اثر انداز نہیں ہو سکتے۔ یہ ایک

امی چیز ہے کہ اس وقت کی جو حکومت ہے اس کے پیچے جو master brain یعنی ہوئے ہیں وہ Federation کو ایک pressure lever کے طور پر استعمال کرنا چاہتے ہیں اگر Federation پر ایک مخلوط حکومت ہے۔ بار بار کہتے ہیں کہ ہمیں یہ mandate دیا گیا ہے، اگر mandate کے حساب سے ان کا گنجائے تو قریبًا پونے چار سو سیٹوں میں سے کسی کے پاس سو سے زیادہ سیٹیں نہیں ہیں۔ انفرادی طور پر یہ اسمبلی کے اندر داخل ہونے سے بھی reluctant ہوتے ہیں جب تک کسی دوسرے کے کندھے پر ہاتھ نہ رکھیں یا کسی کی کمر پکڑ کر ساتھ لے کر اندر نہ جائیں۔ انفرادی طور پر ان کی یہ صورتحال ہے۔ اب تک یہ اپنے آپ کو یہی کہتے ہیں کہ۔۔۔۔۔

معزز ممبر ان اسمبلی حزب اقتدار: دیکھو دیکھو کون آیا، شیر آیا شیر آیا۔ دیکھو دیکھو کون آیا، شیر آیا شیر آیا شیر آیا (نعرہ بازی)

قائد حزب اختلاف (چودھری ظسیر الدین): شکریہ۔ جناب سپیکر! مجھے بڑی خوشی ہے کہ آج فائدہ ایوان یہاں ہمارے پاس تشریف فرمائیں۔ ہم یہاں پر اپنے صوبے کے مفاد کی باتیں کر رہے ہیں، وہ بھی سنیں گے۔ مجھے امید ہے کہ وہ صاحب نظر اور دانشمند لوگوں کی ہی باتوں پر عمل کریں گے اور جو مکhn لگانے والے ہیں ان سے بچیں گے۔

جناب سپیکر! میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ان پر ایک الزام اور آتا ہے کہ وہ Provincial Autonomy پر اثر انداز ہوئے۔ پچھلا جو دور گزر اے، پاکستان مسلم لیگ کی حکومت جب تین صوبوں میں تھی تو اس وقت ایک صوبے کے اندر ہماری مخالف جماعت ایم۔ اے کی حکومت تھی۔ پانچ سال تک انہوں نے حکومت کی اور وہاں پر اکرم درانی چیف منسٹر تھے جو اکثر دوروں پر آتے تھے۔ ٹی وی پر آتے تھے انہوں نے کہا کہ میں بالکل Provincial comfortable ہوں اور

Autonomy کے حساب سے جب بھی میں ان سے ملا ہوں مجھے کبھی وہاں سے ما یو کی نہیں ہوئی۔ یہ مثال دیکھئے گا، میں گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ ایک وہ وقت تھا جب مفتی محمود کی حکومت تھی جو ڈیڑھ ماہ کے اندر اٹھا کر باہر پھینک دی گئی اور انہوں نے پانچ سال تک برداشت کی، ان کو کہا جاتا ہے کہ یہ Provincial respect، Provincial Autonomy نہیں تھی،

جناب علی حیدر نور خان نیازی: پواہنٹ آف آرڈر۔

**جناب سپیکر: جی، نیازی صاحب!**

جناب علی حیدر نور خان نیازی: جناب سپیکر! یہ اس وقت بات کر رہے ہیں کہ ہم نے ایم۔ ایم۔ اے کی حکومت کو کام کرنے دیا۔ ایم۔ ایم۔ اے کی حکومت حسبہ بل لے کر آئی جو انہوں نے پاس نہیں ہونے دیا، ایم۔ ایم۔ اے کی حکومت جو قانون لے کر آئی یہ اس قانون کو نہیں بننے دیتے تھے، آج یہ کس صوبائی خود مختاری کی بات کر رہے ہیں؟ متعدد مجلس عمل کی گورنمنٹ نے اپنے زور بازو اور عوام کی طاقت کے ساتھ حکومت کی نہ کہ پرویز مشرف کی کوئی بیٹیم بن کر حکومت کی۔

**جناب سپیکر: میرے خیال میں نیازی صاحب نے نمبر 1 لیا ہے۔**

قائد حزب اختلاف (چودھری ظسیر الدین): شکریہ۔ جناب سپیکر! ویسے طے تو یہی تھا کہ جب ہم بات کر رہے ہوں، ہمیں آج تھوڑا سا موقع ملا ہے یہ درمیان میں بات نہیں کریں گے۔ کہنا یہ چاہتے ہیں کہ ان کی حکومت زور بازو پر حکومت کر رہی تھی اور مفتی محمود کی حکومت میں زور بازو نہیں تھا۔ گزارش یہ ہے کہ point scoring کی بات نہیں، آج بات اس چیز کی ہو رہی ہے کہ اس میں روائز کے مطابق کچھ defamatory باتیں بھی کی گئی ہیں جس طرح General Pervez Musharraf is unfit to hold the office of President. یہ ہے۔ ہمارے روائز کے تحت اس کا سیکشن (a) (5) (a) 116 ہے اس میں یہ کہا گیا ہے اور میر اخیال ہے کہ اس کو study کرنے کے بعد اپنی privilege motion دینے کا بھی حق رکھتے ہیں۔ ایک بات یہاں پر یہ کہی گئی کہ جمیوریت کو derail کیا گیا۔ میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ جس شخص نے 60 سال کی history میں جب پہلا ایکشن کرایا اور یہ پانچ سال کے لئے ایکشن ہوا تھا۔ وہ پانچ سال کا جو ایکشن تھا اس کو کہتے ہیں کہ یہ ایکشن کرانے والا ٹھیک نہیں۔

**جناب سپیکر: مجھے اس کا بڑا تلحیث تجربہ ہے چودھری صاحب!**

قائد حزب اختلاف (چودھری ظسیر الدین): ٹھیک ہے۔ جناب سپیکر! میں اپنی معروضات پیش کرنے کا حق رکھتا ہوں اور مجھ سے اختلاف کرنے کا حق سب لوگ رکھتے ہیں، وہ ارشاد فرمائیں گے اور ہم سینیں گے بھی اور اس میں حصہ بھی سب نے لیا اور اس کے دینے ہوئے نظام کو "نہ" بھی کرتے رہے، جب یہاں پر کچھ خواتین کی percentage آئی تو انہوں نے اپنی تمام عزیزوں کو جو ہماری بہنیں تھیں ممبریاں بھی دیں، تمام انہوں نے personal privileges بھی حاصل کئے،

جب وہ تنخواہ لینے جاتے تھے تو لے کر آتے ہی کہتے تھے کہ یہ نظام غلط ہے۔ یہ اس قسم کی صورتحال ہے کہ ان کو derail کرنے کا کہا جاتا ہے کہ اس نے جو ٹائم دیا تھا تو اس ٹائم فریم کے اوپر دوسرا ایکشن کرایا جس کی وجہ سے آپ سب لوگ یہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں اور ایک بات میں کہنا چاہتا ہوں، میرے دوست یہاں پر کچھ بے چین ہیں، اکثر یہ اس میں سے پہلی دفعہ منتخب ہو کر آئی ہے جب وہ دوسری دفعہ منتخب ہو کر آئیں گے تو نکھرا ہوا ذہن ہو گا اور بہتر باتیں کریں گے، economy کے بارے میں بات کی گئی ہے، economy کی ہی میں بات کرتا ہوں اور economy کا جب ہم سے چارج لیا گیا تو economy میں ہم 17۔ ارب ڈالر چھوڑ کر گئے، آپ کی سیٹ بیک کی گورنر بار بار کہتی ہے کہ اس میں سے 10۔ ارب ڈالر رہ گیا ہے، economy کس نے برباد کی؟ economy کا جو base تھا وہ کس نے برباد کیا؟ ہم 16 روپے کلو آنٹا چھوڑ کر گئے تھے، economy سے منسلک ہے اس کو economy سے نہیں نکال سکتے، اب 30۔ ارب روپے سے زیادہ کا نہیں ہے، آپ سعودی عرب والاعرب سمجھ رہے ہیں، بیٹھ جائیں، میں دوسرے ارب کی بات کر رہا ہوں۔۔۔ (قطع کلامیاں) جناب سپیکر: No cross talk please, no cross talk آپ تشریف رکھیں۔ آپ تشریف بولنے دیں، ان کو بولنے دیں۔ He is Leader of the Opposition رکھیں، بڑی مریانی، شکریہ

قائد حزب اختلاف (بجود ہری ظہیر الدین): جناب سپیکر! میں شنگر گزار ہوں کہ آج یہاں پر لیڈر آف دی باؤس تشریف فرمائیں تو کچھ ہاؤس کو order in کیا جا رہا ہے، میرا خیال ہے کہ بعد میں بھی یہی روایہ رہے گا۔ میں پر یہی کی توجہ بھی چاہتے ہوئے یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ یہ مواد میں صدرِ مملکت کا ہو رہا ہے، کسی ایک نام کا نہیں ہو رہا، اس point پر توجہ فرمائی جائے، وہ چند ماہ پہلے منتخب ہوئے ہیں اور اگر اس کے خلاف allegations لے کر آئی ہیں، اس وقت کے صدرِ مملکت کے لئے کر آئی ہیں، وہ کب میجر تھے؟ وہ کیا کرتے رہے؟ وہ کرنل تھے، انہوں نے کتنی چھٹیاں کیں؟ یہ چیزیں اس میں آئیں گی تو آپ کا کسی weak ہو گا، میں آپ کو یہ بتائے دیتا ہوں۔ میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ قوم یہ پوچھتی ہے کہ ایک این آزاد نام کی بھی کوئی چیز ہے۔ آج اس قرارداد کے اندر ایک یہ بات بھی لے آتے کہ صدرِ مملکت نے اپنے اس چھ ماہ منتخب ہونے کے بعد جو این۔ آر۔ او کو پذیرائی بخشی ہے اس این۔ آر۔ او کے ذریعے جن لوگوں کو حوصلہ ہوا ہے کسی ایسے شخص

کی آنکھ میں آنکھ ڈال کر بات کر سکتے ہیں جس سے آنکھیں جھکا کر بات کرتے تھے تو اس کو بھی ختم کیا جائے گا، کاش! یہ بھی اس کے اندر لکھا گیا ہوتا۔

جناب سپیکر! میں گزارش کروں گا کہ یہ روایہ اداروں کو کمزور کرنے کا ہے اور یہ بہت خطرناک بات ہے کہ اداروں کی سلامتی، مملکت کی سلامتی کے ضامن اداروں کے ساتھ ٹکرایا جائے ہے اور ان کو ایک اس طرح molest کرنے کا روایہ اختیار کیا جا رہا ہے۔ دو، دو گھنٹے کے بعد تو ان کے فیصلہ مرکز میں بدلتے ہیں۔ آئی کو ہم نے فلاں کے ماتحت کر دیا، نہیں نہیں، فلاں نہیں، اب اس کے بھی ماتحت کرنا ہے، یہ ایسے ہیں جو قوی سلامتی کے ادارے ہیں۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ جو اس وقت یہاں پر دو حکمران جماعتیں ہیں ان میں سے ایک کا اداروں سے ٹکراؤ کا اور ایک اب قراردادیں پیش کی جا رہی ہیں۔ میں آپ سے التہاس کرتا ہوں کہ جن اداروں میں آپ آئے ہیں اس میں اب رسم پڑ گئی ہے صدر مشرف اور مسلم لیگ کی وجہ سے کہ پچھلے پانچ سال پورے کئے جانے چاہئیں لیکن اس کے لئے رویوں کا صحیح ہونا برا ضروری ہے آپ غور فرمائیں، طاقت کے نئے میں ایسی صورتحال پیدا نہ کریں، طاقت ختم ہو جاتی ہے اور طاقت دینے والا اور پر بیٹھا دیکھ رہا ہے اور میں آپ سے یہ گزارش کروں گا کہ یہ جو قرارداد آپ لے کر آ رہے ہیں یہ Federation کو request کے طور پر استعمال کیا جا رہا ہے، اس کو استعمال نہ کیا جائے۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: جی، راجد صاحب!

سینئر وزیر، وزیر آب پاشی و قوت بر قی (راجد ریاض احمد) جناب سپیکر! سب سے پہلے تو میں چھٹھ صاحب کا شکر گزار ہوں کہ وہ تشریف لے کر جا رہے ہیں اور مجھے ان سے بڑی امید تھی بلکہ میں نے انہیں request بھی کرنی تھی۔ ہم نے یہ سُنا ضرور تھا کہ تاریخ اپنے آپ کو ڈھراتی ہے لیکن آج میں عملی طور پر یہاں پر دیکھ رہا ہوں کہ تاریخ نے اپنے آپ کو ڈھرا یا ہے اور ان نشتوں پر بیٹھ کر پرویز مشرف کو دس دس بار وردی میں منتخب کرانے والے۔۔۔

محترمہ ماجدہ زیدی: خیاء الحق کو بیس بیس بار۔۔۔ (قطع کلامیاں)

سینئر وزیر، وزیر آب پاشی و قوت بر قی (راجد ریاض احمد) جناب سپیکر! آج اُدھر دس لوگ بیٹھے ہوئے ہیں۔

**MR. SPEAKER:** Order, order, Please order.

سینئر وزیر، وزیر آبپاشی و قوت بر قی (راجہ ریاض احمد): انہوں نے جو ایک آمر اور ایک وردی والے جرنیل کے حق میں جو قراردادیں پیش کی تھیں آج ادھر بیٹھے ہوئے عوامی منتخب نمائندوں نے، ادھر جو لوگ بیٹھے ہوئے ہیں انہیں نہ کسی چیف سیکرٹری نے بنایا ہے، نہ کسی آئی جی نے بنایا ہے، نہ کسی ایجنسی نے منتخب کرایا ہے بلکہ ان لوگوں کو پاکستان کی عوام کی حمایت حاصل ہے اور ان کی حمایت سے یہاں پر پہنچنے والے یہ منتخب نمائندے، آج کا دن ایک تاریخی دن ہے بلکہ اس اسمبلی کی پوری زندگی میں، میں سمجھتا ہوں کہ اس طرح کا دن نہیں آیا ہو گا کہ وقت کے حکمرانوں کے حق میں تو قراردادیں پیش کی جاتی رہیں لیکن آج اس اسمبلی کو، اس صوبے کے وزیر اعلیٰ کو، اس صوبے کے منتخب نمائندوں کو اور اس صوبے کی عوام کو یہ اعزاز حاصل ہوا ہے کہ انہوں نے وقت کے آمر اور ایک صدر کے خلاف قرارداد پیش کی ہے جس کو اب جانا چاہیے۔ میں پورے پنجاب کی عوام کو، پنجاب اسمبلی کے منتخب نمائندوں کو بلکہ میں سمجھتا ہوں کہ ان حق پرست نمائندوں کو یہ اعزاز حاصل ہو گا اور اس اسمبلی میں اس سے پہلے کسی کو یہ اعزاز حاصل نہیں ہوا، کسی منتخب ممبر کو یہ اعزاز اس اسمبلی میں حاصل نہیں ہوا کہ اس نے وقت کے آمر کے خلاف قرارداد پیش کی ہو۔ میں آپ کو دل کی گمراہیوں سے مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ آپ نے آج سنسری حروف سے تاریخ کو لکھا ہے اور آج کا جو واقعہ ہے اس اسمبلی کے ریکارڈ پر سنسری حروف سے لکھا جائے گا۔ مشرف کی بات کریں تو مشرف جس دن آیا تھا تو آئیں کو توڑ کر آیا تھا۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں ان کا پورا نام لیا جائے، مشرف تو ان کے والد کا نام ہے۔ (تمقہ)

سینئر وزیر، وزیر آبپاشی و قوت بر قی (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! پوری قوم کے ساتھ پرویز مشرف نے وعدہ کیا کہ میں وردی انتاروں گا، ٹیلی ویژن پر آکر وعدہ کیا، ایک ملک کا حکمران ہو، پوری قوم سے وعدہ کرے اور اس کے بعد وہ وعدہ پورا نہ کرے۔ اس کے بعد اپنی مرضی سے ایک منتخب عوامی حکومت کو ختم کیا اور منتخب عوامی نمائندوں کو ملک سے باہر جانے پر مجبور کر کے ایک مفاد پرستوں اور ابن الوقت لوگوں کا گروہ قائم کر کے اس نے ایک جماعت بنائی، میں اپنے ان اپوزیشن والے دوستوں کا بہت احترام کرتا ہوں اور میں انتائی دکھ کے ساتھ کہتا ہوں کہ اس جماعت کے ذریعے کبھی چودھری شجاعت جیسے آدمی کو ملک کا وزیر اعظم بنادیا۔ اس سے بڑا اس قوم کے ساتھ کیا مذاق ہو گا؟ (قطع کلامیاں)

**MR. SPEAKER:** Order, order, order in the House, order in the House.

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! ---

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں، آپ تشریف رکھیں۔ دیکھیں! آپ ماحول کو خراب کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اب وہ بول رہے ہیں، ان کو بولنے کا موقع دیں، آپ بعد میں جواب دے دینا۔ میں کہتا ہوں کہ آپ تشریف رکھیں، بڑی مردانی ہو گی، آپ تشریف رکھیں۔ محترمہ! آپ تشریف رکھیں۔ میں بار بار آپ کو گزارش کر رہا ہوں کہ آپ تشریف رکھیں۔

جناب محمد اعجاز شفیع: پونٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، آپ بھی تشریف رکھیں، پلیز! آپ بھی تشریف رکھیے گا، آپ کے ساتھی بول رہے ہیں، آپ کو کچھ سوچنا چاہیے، معزز سینئر منسٹرات کر رہے ہیں، ان کی بات ختم ہو لینے دیں۔ اس کا جواب اگر آپ دے سکتے ہیں، آپ میں ہمت ہے تو دیں۔

سینئر وزیر، وزیر آبپاشی و قوت بر قی (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! اس کے بعد شوکت عزیز کو لے آئے اور شوکت عزیز نے آکر اس پاکستان کے ساتھ جو کچھ کیا وہ کسی سے چھپا ہوا نہیں، ایک بنکار نے آکر اس ملک کے خزانہ کو مکمل طور پر تباہ کر دیا۔ ---

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! ---

جناب سپیکر: دیکھیں! یہ اس طرح آپ ہاؤس کا ماحول خراب کر رہے ہیں، یہ کوئی اچھی بات نہیں، میں آپ کو بار بار کہہ رہا ہوں اور آپ تشریف نہیں رکھ رہی ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ وہ بات ختم کر لیں گے تو اس کے بعد آپ جواب دے دیں اگر دینا چاہتے ہیں۔ (قطع کلامیاں)

سینئر وزیر، وزیر آبپاشی و قوت بر قی (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! میں چودھری شجاعت کا احترام کرتا ہوں۔ محترمہ کو کوئی غلط فہمی ہوئی ہے۔ میں نے تو صرف اس لئے اظہار ہمدردی کے طور پر کہا تاکہ ان کی کچھ طبیعت خراب تھی اور وہ کام اتنا نہیں کر سکتے تھے اور اس کے بعد شوکت عزیز کو لے آئے اور پرویز مشرف صاحب شوکت عزیز کو لانے والے ہیں تو اس کو لوٹا اور ملک سے منتخب کرایا گیا اور پرویز مشرف کی سازش کے ساتھ اس نے اس ملک کے پورے خزانے کو لوٹا اور ملک سے بھاگ گیا اور میں نے تو نہیں کہا، چودھری پرویز اللہ نے کہا ہے کہ اس ملک اور ہماری پارٹی کا جو بیڑہ غرق کیا ہے وہ شوکت عزیز نے کیا ہے، یہ ریکارڈ کی بات ہے۔ اس کے بعد میں یہ کہتا ہوں کہ اس ایکشن میں بھی

پرویز مشرف نے پوری کوشش کی تھی کہ دھاندی ہو، محترم نواز شریف نہ آئیں، بینظیر بھٹو صاحبہ کے خلاف سازشیں کی گئیں لیکن میں سلام پیش کرتا ہوں محترمہ بینظیر بھٹو کو کہ انہوں نے کماکہ پرویز مشرف ہم نے تمہارا ہر طرح سے مقابلہ کرنا ہے۔ (نصرہ ہائے تحسین)

انہوں نے میاں محمد نواز شریف سے جاکر خود personally گزارش کی کہ ہم ان کا مقابلہ کریں، آئیں ہم مل کر ایکشن لڑیں اور بائیکاٹ نہ کریں، ان کی اس گزارش پر میاں محمد نواز شریف نے بائیکاٹ ختم کیا اور یہاں پر کسی کو غلط فہمی ہو گی، یہ جو ہم ایکشن لڑ کر آئے ہیں یہ ایکشن نہیں تھا، میں معذرت کے ساتھ کہوں گا، یہ میدان جنگ تھا۔ پولیس ہمارے خلاف، انتظامیہ ہمارے خلاف اور سکولوں کے ٹیچر ہمارے خلاف، یہ کون کراہا تھا؟ ناظم ہمارے خلاف، یہ پرویز مشرف کراہا تھا، ادھر سے اٹھتا ہے یہ پرویز مشرف تو جاکر کہتا ہے کہ بگٹی کو مار دو۔

سید ناظم حسین شاہ: پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے سینئر منسٹر سے کہوں گا کہ میر انعام ناظم ہے اور ناظم ان کے خلاف نہیں تھا۔ (تمقہ)

جناب سپیکر: انہوں نے آپ کا نام نہیں لیا، اگر آپ کا نام لیتے تو شاید ساتھ وہ ناظم شاہ ضرور ملاتے۔ سینئر وزیر، وزیر آبادی و قوت بر قی (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! یہ کہتے ہیں کہ پرویز مشرف کے خلاف کیوں آپ کو ایک جنگی ہے؟ پرویز مشرف نے جاکر بگٹی جیسے ایک سردار کو جو محب وطن تھا، کوئی آدمی آج کہہ دے، پورے پاکستان میں ایک آدمی کہہ دے کہ بگٹی صاحب محب وطن نہیں تھے، اس سے جاکر بات کرنے کی بجائے قتل کر دیا گیا۔ سرحد میں کیا ہو رہا ہے؟ یہ جو کچھ سرحد میں ہو رہا ہے یہ پرویز مشرف کا قوم کو تختہ ہے، جو کچھ بلوجستان میں ہو رہا ہے، وہ قوم کو پرویز مشرف کا تختہ ہے تو آج یہ تو ہماری ہبت اور حوصلہ ہے کہ ہم نے منتخب ہونے کے بعد تین مینے تک صبر کیا، بہت سے حالات ایسے تھے اور بہت سی ایسی وجوہات تھیں کہ ہم نے صبر کیا حالانکہ یہ وہ شخص ہے جو اس ملک میں ایک دن بھی برداشت نہیں کیا جاسکتا تھا اور یہ وہ شخص ہے جس کا ایک دن کے لئے اس ملک میں رہنا ملک کے لئے بہت بڑا خطرہ اور نقصان ہے۔ یہ ملک کے خلاف سازشیں کر رہا ہے اور یہ ان منتخب اسمبلیوں کے خلاف سازشیں کر رہا ہے اس لئے میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ جو آج قرارداد ہم قومی اسمبلی میں بیٹھ رہے ہیں میری یہ خواہش ہو گی کہ جلد از جلد اس شخص کو ہٹایا جائے کیونکہ اس شخص کا ایک دن بھی اس ملک میں رہنا اس ملک کے لئے نقصان دہ اور خطرناک ہے اس لئے میری یہ گزارش ہو گی

کہ جلد از جلد اس قرارداد کو پاس کر کے صدر کی impeachment کی جائے اور اس کو فارغ کیا جائے۔ بہت مریانی، شکریہ  
 جناب سپیکر: جی، مخدوم احمد محمود صاحب!  
 مخدوم سید احمد محمود: شکریہ۔ جناب سپیکر! ---  
 محترمہ خدیجہ عمر: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: مخدوم صاحب! بڑی دیر سے محترمہ پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔ اگر آپ کا پوائنٹ آف آرڈر relevant ہوا تو میں آپ کو پھر allow نہیں کروں گا۔ I tell you.

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے بات کرنے کی اجازت دی ہے۔ راجہ ریاض صاحب نے اپنی بات کرتے ہوئے شجاعت صاحب کی تذلیل کی۔ میں یہ سمجھتی ہوں کہ اگر ہماری قوم کے رویے ایسے ہی رہے اور ایک دوسرے کو اسی طریقے سے ذلیل کرتے رہے، اگر بات کرنا چاہیں تو ہم بھی کر سکتے ہیں کہ میاں محمد شہباز شریف بھی بیمار تھے۔ اس وقت یہ بات نہیں ہے کہ عوام اس وقت رورہی ہے اور یہ لوگ ایک دوسرے کے اوپر کچڑا چھال رہے ہیں۔

جناب سپیکر: میری گزارش سنیں۔ جو بھی بیمار ہے اللہ تعالیٰ سب کو شفادے۔ شکریہ، آپ تشریف رکھیں، لیں آپ تشریف رکھیں

چودھری شوکت محمود بسرا (ایڈو وکیٹ): جناب سپیکر! یہ میاں محمد شہباز شریف اور چودھری شجاعت کے میسٹ کروالیں، پتاگ جائے گا کہ کون بیمار ہے اور کون نہیں؟ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: محترمہ! آپ تشریف رکھیں۔ میں نے آپ کی بات سن لی ہے۔ لیں آپ تشریف رکھیں۔ میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جی، مخدوم صاحب!

مخدوم سید احمد محمود: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں سب سے پہلے آپ کے توسط سے وزیر قانون کو مبارکباد پیش کرتا ہوں جنہوں نے ایک ایسے وقت میں ایک ایسی قرارداد پیش کی ہے جس کے اس ملک اور قوم پر ثبت اثرات مرتب ہوں گے۔ میں ایمانداری سے سمجھتا ہوں کہ پرویز مشرف کو 18۔ فروری کے ایکشن کا نتیجہ سامنے آنے پر ہی عمدہ چھوڑ دینا چاہیے تھا اور اس قرارداد کی نوبت بھی نہیں آئی چاہیے تھی لیکن افسوس ہے کہ ناقابت انڈیش ایڈو ائر زارزا اور ناقابت انڈیش دوستوں نے ان

کو مجبور کئے رکھا کہ وہ براجمان رہیں حالانکہ پوری قوم کو یہ یاد ہے کہ پرویز مشرف نے خود یہ کما تھا کہ ابھی میں جاتی ہوئی اسمبلی سے منتخب ہو رہا ہوں اور جو نئی mandate آئے گا میں نئی اسمبلیوں سے اعتماد کا ووٹ لوں گا لیکن تین میں گزر جانے کے باوجود وہ نہ تو اعتماد کا ووٹ لے سکے ہیں اور نہ ہی عوام کے اعتماد پر پورا اتر سکے ہیں۔ لہذا میں اپنی داش کے مطابق یہ سمجھتا ہوں کہ اس ملک کی حاضر، اس ملک کی بہتری اور قوم کی اس آواز کی خاطر جوانہوں نے 18۔ فروری کو دی پرویز مشرف کو باعزت طریقے سے مستعفی ہو کر اپنے دفتر سے چلے جانا چاہیے۔

جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے اس ہاؤس کو بھی مبارکباد پیش کرتا ہوں جس نے تاریخ ساز موقع دیکھا۔ اس سے پہلے کسی بھی اسمبلی میں impeachment کی قرارداد پیش نہیں ہوئی۔ جیسے راجد ریاض صاحب نے کہا کہ یہ اس ہاؤس کے لئے بھی ایک باوقار اور عزت والا موقع ہے کہ پہل کرتے ہوئے سب سے پہلے یہ قرارداد اس ہاؤس میں لائی گئی ہے۔ میں یہاں پر یہ بھی عرض کر دوں کہ اس ہاؤس کا sense to 18۔ فروری کو سامنے آگیا تھا۔ مجھے آج اس بات سے بہت زیادہ سرست ہو رہی ہے کہ ہمارے (ق) لیگ کے ساتھی جنہیں ایکشن میں یہ کما گیا تھا کہ آپ فرمات کریں۔ ناظمین آپ کے ساتھ ہیں، انتظامیہ آپ کے ساتھ ہے، میاں محمد نواز شریف کو واپس نہیں آنے دیا جائے گا، محترمہ کو واپس نہیں آنے دیا جائے گا۔ آپ یہ ایکشن over walk کے تحت win کریں گے لیکن (ق) لیگ کا ایک بہت بڑا درہ راجہ پہلے فارورڈ بلاک کا نام دیا گیا تھا لیکن وہ آج یونیفلکشن کے نام پر (ق) لیگ کی قیادت سے انحراف کرتے ہوئے، (ق) لیگ کی قیادت سے اختلاف کرتے ہوئے انہوں نے بھی اس قرارداد کے حق میں اپنا کردار ادا کیا ہے۔ (نصرہ ہائے تحسین)

### معزز ممبر ان حزب اختلاف: لوٹے، لوٹے۔

مخدوم سید احمد محمود جناب سپیکر! لوٹا زم کی روایت بڑی پرانی چلی آ رہی ہے اور ہم نے ہر اس بھی میں دیکھا ہے لیکن اس وقت (ق) لیگ کے جن لوگوں نے یہ قدم اٹھایا ہے اور اس قرارداد کے حق میں سامنے آئے ہیں انھیں ہر گز لوٹا اس لئے نہیں کہا جا سکتا کہ انہوں نے اس وقت اپنے ضمیر کی آواز پر بغیر کسی لائق، بغیر کسی طمع، بغیر کسی زور آوری کے یہ فیصلہ کیا ہے۔ میں آپ کے توسط سے (ق) لیگ کے ان اراکین کو جو آج نیکا صاحب کی سربراہی میں اس قرارداد کے حق میں سامنے آئے ہیں انھیں بھی مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ میں اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اس حکومت کی اعلیٰ قیادت میاں محمد نواز شریف اور جناب آصف علی زرداری کی سیاسی بصیرت کو بھی سلام پیش کرتا ہوں

کہ انھوں نے بالآخر وہ فیصلہ کیا جس کا پوری سولہ کروڑ عوام کو انتظار تھا۔ یقین مانیے کہ جب تک پرویز مشرف صاحب اپنے دفتر میں رہیں گے اس وقت تک اس ملک و قوم کے مسائل حل نہیں ہوں گے۔ آج ساری صورتحال آپ کے سامنے ہے کہ لوگ یوریا کھاد کے لئے در در کی ٹھوکریں کھارے ہیں۔ آج آپ کے سامنے ہے کہ آٹے کے ایک ٹھیلے کی خاطر لوگوں کو لا بخوبی میں کھڑا ہونا پڑ رہا ہے۔ میں کسی تفصیل میں جائے بغیر اس حکومت کو، اس coalition کو مبارکباد پیش کرنا چاہتا ہوں اور یہ دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس قرارداد کے ذریعے ایک ایسی تبدیلی لے آنے کی توفیق عطا فرمائے جس سے اس ملک میں خوشحالی آسکے، اس ملک کے عام غریب آدمی کے چہرے پر رونق آسکے، اس ملک میں انصاف کا بول بالا ہو اور جیسا کہ ہم سب کو پتا ہے کہ اس قرارداد کے بعد، اس impeachment کے بعد، صدر صاحب کے چلے جانے کے بعد، ان کے رخصت ہونے کے بعد لیڈر ان کا یہ بھی وعدہ ہے کہ جو ڈیشی پوری عزت اور وقار کے ساتھ بجال ہو گی اور وہ اعلان بھور بن کے ذریعے بجال ہو گی۔

جناب والا! قوم کے لئے نہ صرف یہ خوشخبری ہے کہ صدر مشرف صاحب کی impeachment ہونے جا رہی ہے بلکہ یہ خوشخبری بھی ملنے کی امید ہے کہ انشاء اللہ جو ڈیشی بھی بجال ہو گی۔ انشاء اللہ اس قرارداد کے پاس ہونے کے بہت دور رس تنائج نکلیں گے۔ اس قرارداد کو follow کرتے ہوئے سنده، بلوچستان اور صوبہ سرحد کی اسمبلیاں بھی اس قرارداد کو follow کریں گی۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس کے بعد نیشنل اسمبلی میں ووٹوں کی نوبت نہیں آئے گی اور صدر صاحب چاروں صوبائی اسمبلیوں کی sense دیکھتے ہوئے مستغفی ہو جائیں گے اور اس ملک کی جان چھوڑ دیں گے۔

جناب سپیکر: آپ کے منہ میں گھنی شکر۔

مخدوم سید احمد محمود: انشاء اللہ تعالیٰ یہ ملک ترقی کی راہ پر گامزن ہو گا۔ میں آخر میں اس امید کے ساتھ کہ آج کی یہ قرارداد بہت بھاری اکثریت سے پاس ہو گی۔ اس قرارداد کے حق میں پاکستان پیپلز پارٹی، پاکستان مسلم لیگ (ن)، پاکستان مسلم لیگ (فشنل)، ایم۔ ایم۔ اے اور (ق) لیگ کے باضمر باغیرت اور عزت دار لوگ بھی ووٹ دیتے ہوئے ایک ایسا نمبر سامنے لے کر آئیں گے جو unprecedented number ہو گا۔ انشاء اللہ یہ قرارداد unanimously پاس کی جائے گی۔ Over well winning majority دیکھ کر پنجاب کی سیاسی بصیرت پر رٹک کریں گے۔ بہت بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: جی، محسن لغاری صاحب!

جناب محمد محسن خان لغاری: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں قائد ایوان میاں محمد شہباز شریف کو خوش آمدید کہتا ہوں۔ ہم لوگ اسمبلی میں کم آتے رہے اور کچھ میاں صاحب بھی کم آتے رہے اس لئے ہمارا ایک دوسرے کے ساتھ interaction نہیں ہو سکا۔ میں اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے میاں صاحب سے استدعا کروں گا کہ سیالاب کے لئے جو اقدامات راجن پور میں کئے جا رہے ہیں میرے حلقہ پی پی۔ 245 میں بھی سیالاب سے نقصان ہوا ہے لہذا میرے حلقے میں جو سیالاب سے نقصان ہوا ہے اس کے لئے بھی راجن پور کی طرح کوئی ہنگامی بینادوں پر امداد فراہم کی جائے۔ ساتھ والے لوگ دیکھ کر یہ بات کرتے ہیں کہ شاید ہم لوگوں نے (ن) لیگ کو ووٹ نہیں دیئے اس لئے سیالاب میں ڈوب رہے ہیں اور اسی لئے ہمارے پاس کوئی امدادی سامان نہیں آ رہا۔ میں نے ان لوگوں کو یقین دہانی کرائی کہ انشاء اللہ میں کوشش کروں گا۔

(اذان عصر)

جناب شاہد محمود خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب شاہد محمود خان: جناب سپیکر! اذان ہو گئی ہے لہذا میری گزارش ہے کہ نماز کے لئے وقفہ لازمی کیا جائے تاکہ نمازاً کی جاسکے۔

جناب سپیکر: جی، محسن لغاری صاحب!

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! میں نے اس قرارداد کو oppose کیا تھا اور اس کو کرنے کا میر امیدی مقصد یہ تھا کہ یہ قرارداد ان رولز اور قوانین کے معیار پر پوری، ہی نہیں اترتی جو ایک قرارداد لانے کے لئے Rules of Procedure میں مقرر کیا گیا ہے۔ جس وقت میں نے پہلے درخواست کی تھی کہ ان rules کو suspend کیا جائے اس وقت مجھے نہ تو کوئی difficulty اور نہ ہی کوئی inconsistency کو ظریفی کیا جائے اسی وجہ سے اس وقت مجھے نہ تو کوئی period کو ہم observe نہ کریں۔ میری گزارش یہ ہے کہ اس ہاؤس نے جو Rules of Procedure بنائے ہیں اس میں بڑا واضح طور پر لکھا گیا ہے۔ یہ Rule-116 کی (4) sub clause ہے۔

**116. Form and contents of resolution.-**

- (4) It shall be clearly and precisely expressed and shall raise substantially one definite issue.

جب میں اس قرارداد کی drafting دیکھتا ہوں تو اس میں مجھے تین مختلف issues ملتے ہیں۔ میری گزارش ہے کہ اس کو اس طرح جلدی میں کرنے کی بجائے اگر اس بارے میں تجھل سے بیٹھ کر deliberate کر لیا جائے تو شاید ہم لوگ بھی اس میں کوئی contribution کر سکیں، شاید اس کی بہتر drafting میں ہم کوئی مدد کر سکیں اور ہم شاید اس کو صحیح طریقے سے پیش کرنے میں مدد دے سکیں۔ اس کو brute majority کے ساتھ bulldoze کیا جائے۔ میری یہ استدعا ہے کہ ہم نے جو قوانین بنائے ہیں اگر ہم ان کو follow کریں گے تو پھر یہ اسمبلیاں مغلبوط ہوں گی، جمورویت مغلبوط ہو گی۔ اگر آپ نے زور کے ساتھ کرنا ہے، اکثریت کے بل بوتے پر کرنا ہے تو وہ مناسب نہیں ہے کیونکہ زور تو dictatorship کا ہوتا ہے۔ جمورویت زور کا نام نہیں ہے، جمورویت تو اختلاف رائے کو قبول کرنے کا نام ہے۔ میری تو آپ سے یہی درخواست ہے کہ اس کو جلدی میں کرنے کی بجائے اس حوالے سے جو قوانین بنائے گئے ہیں ان کو follow کیا جائے۔ سیاسی تفاریر کرنے کی بجائے ہم قوانین کے مطابق چلیں تو بہتر ہو گا۔ میں پہلے بھی یہی درخواست کر رہا تھا اور اب بھی میری یہی درخواست ہے کہ ہم قوانین کے مطابق چلیں۔

سیدنا ظم حسین شاہ: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

سیدنا ظم حسین شاہ: جناب سپیکر! آپ ایک فیصلہ دے چکے ہیں۔ لغاری صاحب ماشاء اللہ بت پرانے پار لیمنٹریں ہیں۔ میں آپ کی وساطت سے ان کی خدمت میں یہی عرض کروں گا کہ جب سپیکر صاحب ایک فیصلہ دے چکے ہوں تو پھر اس کو challenge نہیں کیا جاسکتا۔

جناب سپیکر: شاہ صاحب! یہ اکیلے سپیکر کا فیصلہ نہیں بلکہ ہاؤس کی اکثریت کا فیصلہ ہے۔

سیدنا ظم حسین شاہ: جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ آپ یہ rules suspend کر چکے ہیں تو اس لئے میں لغاری صاحب سے یہی گزارش کروں گا کہ جب سپیکر صاحب ایک فیصلہ کر چکے ہوں تو اس کو challenge نہیں کیا جاسکتا۔ اب یہ قرارداد کے حق میں یا مخالفت میں بول سکتے ہیں۔ یہ اپنی تغیری کریں، ہمیں بھی حق ہے اور ہم جواب دیں گے۔ میں ان کی تغیری میں مداخلت نہیں کرنا چاہتا مگر میں

پھر آپ کے توسط سے ان سے گزارش کروں گا کہ جب پیکر ایک فیصلہ دے دیں تو اس کو challenge نہیں کیا جاسکتا۔ شکریہ

جناب پیکر: انہوں نے آپ کی بات سن لی ہے۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب پیکر! میر ام قصداً آپ کی روئنگ کو challenge کرنا نہیں

ہے۔

جناب پیکر: اب تو روئنگ آچکی، فیصلہ ہو چکا۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب پیکر! آپ کا حکم سر آنکھوں پر مگر میری گزارش یہ تھی کہ جب ہم نے یہ قوانین بنائے ہوئے ہیں، جب یہ Rules of Procedure بنے ہوئے ہیں تو ان کو follow بھی کرنا چاہیے۔ ان روکز میں کہا گیا ہے کہ قرارداد ایک ہی issue کے اوپر ہو گی جبکہ ہماری یہ قرارداد کہتی ہے کہ:

1. Demanding the President of Pakistan to obtain vote of confidence from the electoral college.
2. Resign from the office.
3. Call upon the Parliament to give Notice for his Impeachment.

یعنی اس قرارداد میں یہ تین مختلف باتیں کہی جا رہی ہیں۔ ہم نے ان Rules of Procedure میں یہ جو yard stick یا criterion ہوئی ہے یہ قرارداد اس سے violate کرتی ہے۔ اگر ہم نے اکثریت کے بل بوتے پر قانون کو violate کر کے چلنا ہے تو پھر یہ ایک بڑا غلط precedent ہو گا۔

جناب پیکر: ہم قطعاً rules کو violate نہیں کریں گے۔

جناب محمد محسن خان لغاری: میری گزارش یہ ہے کہ اس قرارداد کو amend کر کے ایک نئتے پر لایا جائے، ہم اس قرارداد میں ایک ہی چیز مانگیں جبکہ ہم تو اس میں تین بیجیزیں مانگ رہے ہیں۔

جناب والا! اسی طرح آگے Rule.116 کھتائے ہے کہ:-

(5) It shall not-

- (a) contain arguments, inferences, ironical expressions or defamatory statements;

جبکہ اس قرارداد میں ہم arguments دے رہے ہیں۔ اس میں ہم کہہ رہے ہیں کہ:-

That under Article 41 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, the Punjab Assembly is a part of the electoral college for the election of the Office of the President of Pakistan.

جناب ایہ ہم arguments build کر رہے ہیں۔ قرارداد کے اندر arguments build کرنی۔ یہ میں نہیں کہہ رہا بلکہ یہ قانون کی کتاب کہہ رہی ہے۔ یہ Rules of Procedure جو اس ہاؤس نے بنائے ہوئے ہیں، جن کے مطابق یہ ہاؤس چلا یا جانا چاہیے اور چلتا ہے وہ یہ کہتے ہیں کہ اس کے اندر arguments کے جاسکتے ہیں۔ علاوہ ازیں اس قرارداد کے point of view میں ہم drafting کی بہت زیادہ غلطیاں ہیں۔ میری گزارش ہے کہ پہلے ہم بیٹھ کر اس کی drafting کی بہت زیادہ غلطیاں ہیں۔ میری یہی استدعا ہے کہ میربانی کر کے اس قرارداد کی لفاظی، اس کے draft، اس کے متن اور focus کو، بہتر کریں تاکہ یہ معیار کے مطابق ایک قرارداد بن کر ہاؤس سے پاس ہو۔ یہ ایک proper resolution pass ہو کر قوی اسمبلی کے پاس جائے نہ کہ ایک ایسی flimsy court of law میں ایک دن بھی نہ ٹھہر سکے۔ اس طرح اس کی کوئی چیز جائے جو کہ یہاں ہاؤس میں بہت سارے قانون دان بیٹھے ہوئے ہیں، ڈپٹی سپیکر صاحب تشریف فرمائیں جو کہ ہمارے بہت اچھے قانون دان ہیں وہ اس کو ملاحظہ فرمائیں کہ یہ قرارداد قانون کے مطابق معیار پر پوری نہیں اترتی۔ میری یہی گزارش ہے کہ اس کو ہم بہتر بنائیں، صحیح کریں اور پھر ہاؤس میں پیش کریں۔ شکریہ

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف): بہت شکریہ۔ جناب سپیکر! میرے انتہائی محترم بھائی محسن لغاری صاحب نے راجن پور میں طغیانی اور بارشوں سے جو تباہی آئی ہے اس حوالے سے امدادی کاموں کے بارے میں بات کی ہے۔ الحمد للہ وہاں پر بہت اچھی طرح امدادی کام ہو رہا ہے۔ میں وہاں پر خود گیا ہوں اور انشاء اللہ تعالیٰ پھر جانے کا بھی ارادہ ہے۔ انہوں نے چوٹی کے حوالے سے جو فرمایا ہے اس حوالے سے میں ان سے ضرور پوچھوں گا کہ وہاں چوٹی پر کس طرح سیالاب نے تباہ کاری کی ہے، میں حاضر ہوں لیکن چوٹی کے لوگ تو جو کچھ نیچے ہو رہا ہوتا ہے اس کا نظارہ کرتے ہیں، چوٹی پر تو بالکل کچھ نہیں ہوتا۔ بہر حال میں ان کی خدمت کے لئے حاضر ہوں۔

جناب محمد محسن خان لغاری: میاں صاحب! میری درخواست یہ تھی کہ ---

جناب سپیکر: آپ! میاں صاحب سے مخاطب ہو رہے ہیں، یہ کیا کر رہے ہیں؟ آپ مجھ سے مخاطب ہو کر بات کریں۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے میاں صاحب کے نوٹس میں یہ چیز لانا چاہوں گا کہ اس حلقت کے اندر چوٹی ایک شر ہے۔ درخواست جمال خان ایک یونین کونسل ہے جس کے دو موضعات ڈوب گئے ہیں۔ چوٹی ایک الگ جگہ ہے، یہ موضعات الگ ہیں۔ ہمارے حلقات بہت بڑے ہوتے ہیں، لہور کی طرح چھوٹا سا شر concentrated area نہیں ہوتا۔ میرا حلقة تقریباً سو کلو میٹر کا ہے جس میں چوٹی ایک چھوٹا سا شر ہے۔ تو میری آپ سے گزارش ہے کہ درخواست جمال خان کے علاقے میں جو سیالاب آیا ہوا ہے جو کہ راجن پور کے شردار جل کے ساتھ ملتا ہے، جس طرح دا جل ڈوبا ہوا ہے اسی طرح درخواست جمال خان کا علاقہ بھی ڈوبا ہوا ہے۔ اس کے لئے بھی کوئی

relief package announce کیا جائے۔

سردار ذوالفقار علی خان کھوسہ: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

سردار ذوالفقار علی خان کھوسہ: یہ جو سو کلو میٹر کا فاصلہ بتا رہے ہیں میں ان کے ساتھ چلوں گا یہ

مجھے دکھادیں کہ ان کا حلقة کیسے سو کلو میٹر بتا ہے؟

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! یہ میرے بزرگ ہیں۔ میں نے پچھلی دفعہ عرض کیا تھا کہ یہ تو میرے والد کے بھی بزرگ ہیں۔ بواہا سے لے کر جام پور تک اگر سفر کر کے دیکھیں تو تقریباً سو کلو میٹر بنے گا۔ جس دن یہ حکم کریں ہم دونوں انشاء اللہ اکٹھے چلیں گے۔

سردار ذوالفقار علی خان کھوسہ: جناب والا! یہ مجھے ڈیرہ غازی خان کا جغرافیہ سکھانے کی کوشش نہ کریں، یہ ابھی پیدا نہیں ہوئے تھے جب میں اس اسمبلی کا ممبر تھا اور بواہا سے لے کر سخنی سرو تک سب پہنچا ہیں۔ وہاں کوئی سیلا ب نہیں آیا، پہنچا ہوں پر کب سیلا ب آتے ہیں۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب والا! وہاں پر سیلا ب آیا ہے اور بات ہو رہی ہے حلقت کی۔

سردار ذوالفقار علی خان کھوسہ: جناب والا! یہ مجھے interrupt تھے تو میں کچھ نہیں بولا۔ جن دو مواضعات کا یہ ذکر کر رہے ہیں وہاں ان کے خاندان کی جاگیر ہے۔ میں وہاں جا چکا ہوں میں نے وہ علاقہ بھی دیکھا ہے، وہاں پر کوئی سیلا ب نہیں آیا بلکہ عام روکوہی کا پانی آیا ہے؟ روکوہی کا پانی تو سارے ضلع میں آیا ہے۔ تخلیق تو نہ میں روکوہیوں کی وجہ سے شدید طغیانی آئی ہے وہاں پر امدادی کام جاری ہے۔ ہمیں کسی کی ذات سے کوئی ضد نہیں۔ جہاں جہاں تقصیان ہوا ہے وہاں پر امدادی کام جاری ہے۔ ان کی اگر ذاتی فصلات میں پانی آیا ہو گا تو آیا ہو گا۔

جناب افتخار احمد خان بلوچ: جناب والا! لغاری صاحب بھی اپنے بھائی ہیں، جو امداد مانگتے ہیں ان کو دے دیں۔

سردار شوکت حسین مزاری: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

سردار شوکت حسین مزاری: جناب والا! لغاری صاحب نے جو بات کی ہے اور سردار ذوالفقار علی خان کھوسہ نے بھی جو بات کی ہے اس کا اصل مفہوم یہ ہے، لغاری صاحب کا بھی یہ مقصد ہے کہ اگر ان کے علاقے میں امداد نہیں ہو رہی تو وہاں پر امدادی جائے۔ میں تو کہہ رہا ہوں کہ وہاں پر سردار ذوالفقار علی خان کھوسہ خود بھی تشریف لائے تھے، ہم بھی وہاں موقع پر گئے تھے، جناب وزیر اعلیٰ بھی تشریف لائے تھے اور انہوں نے واضح ہدایات بھی دی ہیں کہ ہر اس علاقے میں جہاں پر سیلا ب کا پانی آیا ہے بغیر کسی تفریق کے امداد ہونی چاہیے۔ مجھے انہوں نے وہاں کا انچارج بنایا ہے اور میں نے خود

وہاں پر کہا ہے کہ اگر کسی نے مجھے ووٹ نہیں دیئے اور میرا مخالف ہے تو پہلے اس کی امداد کی جائے میرے علاقے کی امداد بعد میں کی جائے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

میں جناب وزیر اعلیٰ کا خاص طور پر شکر گزار ہوں کہ اس دفعہ ضلع راجن پور اور ڈیرہ غازی خان کے لئے جو سامان وہاں پر آ رہا ہے اسی طرز پر یعنی war foot پر آ رہا ہے۔ جیسے کشمیر میں زلزلہ آیا تھا اس قسم کی امداد وہاں پر آ رہی ہے اور دن رات وہاں پر کام ہو رہا ہے۔ اگر لغاری صاحب کے علاقے میں امداد نہیں پہنچی تو میں ان کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ انشا اللہ ان کے علاقے میں جماں نقصان ہوا ہے اگر وہاں پر کوئی نہیں پہنچا تو ہم امداد کے لئے پہنچ جائیں گے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

**جناب سپیکر: محترمہ آمنہ الفت صاحب!**

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! بہت بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے بات کرنے کا موقع دیا۔ اس وقت وزیر اعلیٰ صاحب بھی موجود ہیں۔ پہلی دفعہ ایسا ہو رہا ہے جیسا کہ لغاری صاحب نے کہا کہ آج House میں وزیر اعلیٰ موجود ہیں اور ہم بھی یہاں پر اکٹھے ہیں۔ بہت بتیں ہوئیں ہر ایک نے ایک دوسرے کو نیچا دکھانے کی بہت کوشش کی۔ اگر ہم نے اپنی کار کردگی کاہمی و تیرہ بنالیا ہے یا یوں بھیجیں کہ ایک آلہ بنالیا، parameter ہے کہ ہم نے ایک دوسرے کو lead down کر کے اپنے لیڈران کے سامنے یہ ثابت کرنا ہے کہ ہم ان کے ساتھ ہیں تو میں سمجھتی ہوں کہ اس طرح ہم اپنے منصب سے بھی غداری کریں گے۔ ہم جس مقصد کے لئے اس House میں اکٹھے ہوئے ہیں اس مقصد کو بھی ضائع کر رہے ہیں۔ اس کا ہمیں، ہماری قوم کو، ہمارے ملک کو اور ہمارے وطن کو نقصان ہو رہا ہے۔ وزیر اعلیٰ صاحب تشریف فرمایا ہیں۔ میں یہ کہوں گی کہ کسی بھی House میں موجود لیڈر یا کسی بھی ممبر کی حب الوطنی پر کسی کو کوئی شبہ نہیں ہے۔ جتنے بھی لیڈران ہیں، سب محب وطن ہیں اور سب ملک اور قوم کی بات کرتے ہیں۔ نظریاتی اختلافات ہو سکتے ہیں، party affiliations ہو سکتی ہے لیکن اس کے لئے اگر ہم کہیں انتقامی کارروائیوں کو سامنے رکھنا شروع کر دیں، ذاتیات پر اتر آئیں تو باخدا یہ کوئی اچھا فعل نہیں ہے۔

**جناب سپیکر!** کل جس طریقے سے قرارداد پیش کرنے کی تیاریاں ہو رہی تھیں اور 90 شہراں قائد اعظم پر اپنی پارلیمانی پارٹی کی میٹنگ بلائی تھی اس کے لئے انہوں نے ہمیں بھی پیغام بھیجا تھا۔ یہ پیغام ان کی طرف سے ہمیں بھی ملا تھا کہ یہ میٹنگ ہم بھی attend کریں۔ مجھے اس بات پر تعجب بھی تھا میں نے ان سے پوچھا کہ کیا آپ کو معلوم ہے کہ ہمارا تعلق پاکستان مسلم لیگ سے ہے؟

آپ غلط فہمی میں تو ہمیں call نہیں کر رہے؟ تو انہوں نے کہا کہ نہیں یہ لسٹ ہمیں وزیر اعلیٰ صاحب کی طرف سے جاری ہوئی ہے۔ میرے وہ معزز بھائی ہیں ایک لیڈر ہیں، میں ان کا احترام کرتی ہوں لیکن مجھے افسوس اس بات کا ہے کہ انہوں نے اس issue پر سب کو اکٹھا کیا یا کرنے کی کوشش کی۔ میں سمجھتی ہوں کہ اس سے زیادہ important issues جو اس وقت ملک میں کھڑے ہیں وہ اور ہیں جیسا کہ تمام rules suspend کر کے یہ قرارداد لائی جا رہی ہے۔ وزیر اعلیٰ صاحب سے میں کہوں گی کہ اس وقت جو اس سے بھی بڑا issue ہے، جو ہمیں اپنے ان دو صوبوں میں درپیش ہے کھلم کھلا لوگ بغاوت اور ملک تورنے کی باتیں کر رہے ہیں۔ دنیا نے 2015 کے نقشے پر پاکستان کو پھر سے دولنت دکھایا ہوا ہے۔ اس وقت 1970 کی سی situation ہے۔ ہمارے ملک میں پانی کا ذخیرہ نہیں ہے، ہمارے ہاں بجلی بھی نہیں بن رہی، زرعی ملک ہے لیکن پانی کی کمی کا مشکار ہے اور سمندر میں پانی کمی ضائع ہو رہا ہے یہ بہت اہم issues ہیں جن پر بات کرنے کے لئے وزیر اعلیٰ صاحب ہمارے leaders کو urgency میں بلا کیں اور اپنے ساتھ بٹھائیں تو پھر میں سمجھتی ہوں کہ جب الولٹنی کا حق ادا ہو گا۔ میں یہاں پر ایک بات یہ بھی کہوں گی کہ چودھری شجاعت صاحب کے اوپر بات کرنے سے پہلے میرے معزز بھائی نے یہ بھی نہیں سوچا کہ یہ ہمارے وہی بھائی ہیں، آج پیپلز پارٹی اور مسلم لیگ (ن) کی coalition ہے یہ وہی پارٹیاں ہیں جو دودو دفعہ اپنے دور اقتدار میں اپنا tenure complete کر سکی۔ میں وزیر اعلیٰ صاحب کے نوٹس میں بھی یہ بات لانا چاہوں گی کہ جب (ن) لیگ نے پیپلز پارٹی پر زرداری صاحب پر بے بمان مقدمات قائم کئے اور ان کو بڑا tough time دیا۔ ایک دوسرے کی حکومتیں گرائی گئیں اور اس کے بعد جب national issues پر اکٹھے ہونے کی بات آتی ہے تو وہ coalition بن کر اکٹھے ہو جاتے ہیں۔ اچھی بات ہے، بہت اچھی بات ہے لیکن چودھری شجاعت پر بات کرنے سے پہلے ان کے ساتھی یہ کیوں بھول گئے کہ چودھری شجاعت اور چودھری پریز الی ان کے وہی پرانے رفقاء ہیں جن کے پلیٹ فارم سے انہوں نے اپنی پارٹی کا آغاز کیا تھا، جنہوں نے ان کی قدم قدم پر رہنمائی کی اور ان کے ساتھ چلتے رہے، اکٹھے حکومت بھی کرتے رہے، وہ بطور پیکر پنجاب اسمبلی ان ہی کے tenure میں رہے۔ سینئر وزیر، وزیر آبپاشی و قوت بر قی (راجد ریاض احمد) پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: اب ان کا پوائنٹ آف آرڈر بھی سنیں۔

سینئر وزیر، وزیر آب پاشی وقت بر قی (راج ریاض احمد) : جناب سپیکر! مجھے محترمہ کی اس بات پر انتہائی دکھ ہوا ہے کہ پورا پنجاب اور پاکستان اس بات کا گواہ ہے کہ گجرات میں میاں محمد نواز شریف کی جیپ کو کندھوں پر اٹھایا گیا تھا اور شاید پاکستان کی تاریخ نمیں بھی یہ پہلی دفعہ ہوا کہ ایک سیاسی لیڈر کی جیپ کو لوگوں نے کندھوں پر اٹھایا اور پھر انہی لوگوں نے کس طرح ان کی ٹانگیں لھینچیں اور کس طرح ان کا ساتھ چھوڑا وہ بھی پوری قوم نے دیکھا۔

معزز ممبر ان حزب اقتدار: شیم شیم۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: تشریف رکھیں۔ محترمہ کی بات بھی سن لیں۔ محترمہ! آپ اپنی بات کو wind up کریں۔

محترمہ آمنہ الفت: جی، میں بالکل wind up ہی کرتی ہوں۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: تشریف رکھیں۔ جی، محترمہ! ذرا جلدی جلدی wind up کریں۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! میرے بھائی نے point of order پر جوابت کی ہے یہی بات تو میں بھی کہہ رہی ہوں کہ ان سب کو وہ وقت یاد ہونا چاہیے کہ یہ اکٹھے ہے اور جن کے ساتھ ان کے اختلافات ہتھے، آج ان کے ساتھ اکٹھے ہیں اور ایک دوسرے پر کمپری اچھالنے سے پہلے ایک دوسرے کے ساتھ مل کر چلنے والے دور کو کیوں بھول جاتے ہیں؟ جب مفادات کی بات ہوتی ہے تو N.R.O کو کھل کر تسلیم کیا جاتا ہے۔ N.R.O کے تحت اپنے اقدامات اور اپناراستہ ہموار کیا جاتا ہے اور جب مطلب نکل جاتا ہے تو پھر آنکھیں بدلتی جاتی ہیں۔ میری آپ سے درخواست ہے کہ ہم ان رویوں کے بھر ان سے گزر رہے ہیں، یہ رویوں کا بھر ان ہے ہمیں اپنی ذمہ داری کا مظاہرہ کرنا چاہیے۔ ہم نے اس ملک کو بچانا ہے، ہمیں اس ملک کو بچانے کے لئے سب کو اکٹھا ہونے کی ضرورت ہے۔

جناب سپیکر: اللہ تعالیٰ اس ملک کو سلامت رکھے۔ آپ تشریف رکھیں۔ مریانی۔ تشریف رکھئے گا۔ (قطع کلامیاں)

اہمی آپ تشریف رکھیں، میں آپ سب کو موقع دوں گا۔ عامر سلطان چیم صاحب! ۔۔۔ چیم صاحب!  
بات نہیں کرنا چاہتے ۔۔۔ ڈاکٹر سامیہ امجد صاحب!

ڈاکٹر سامیہ امجد: شکریہ۔ جناب سپیکر!۔۔۔ (قطع کلامیاں)

**MR. SPEAKER:** No cross talk please. Order, order please.

تشریف رکھیں۔ تشریف رکھئے گا۔

ڈاکٹر سامیہ امجد: آج دی اس اپنی سُچی۔۔۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: دیکھیں، ڈاکٹر صاحبہ کو میں نے floor دیا ہے۔ آپ تشریف رکھیں۔ آپ کی ساتھی ہیں۔ آپ کو خود سوچنا چاہیے۔ آپ do not allow you اتشریف رکھیں۔ (قطع کلامیاں) نہیں، میں آپ کو نہیں پڑھنے دوں گا۔ آپ تشریف رکھیں۔ میں نے floor انہیں دیا ہے۔

ڈاکٹر سامیہ امجد: شکریہ۔ جناب سپیکر! آج دی اس اپنی سُچی بھاگاں والی دُدھ پت والے دانیاں سیانیاں تے پکبیدیاں دے پریں وچ جیسرازولا تیں نیالی، نتارے لئی تے سیاپے لئی کیتا ہے اوہدے آکھناں دی وندے، پروزیز مشرف دامواخذه۔ ہن گل ٹنکے گی تے فیر بڑی دور تک جائے گی۔ مواخذه، اصل وچ اوہدی روح ایسے وے کہ میرا خیال اے کہ جس گل دی میں وی حامی آں کہ اک جرنیل دا مواخذه ہووے لیکن کوئی وی جموروی طاقت ایسہ نہیں چاہندی کہ فوج آئے تے مداخلت کرے۔ اسیں ملک وچ ایسہ المیرہیا اے کہ اج دامواخذه اک جرنیل دا کرن لئی تیں اکٹھے ہوئے۔

میحر (ریٹائرڈ) عبدالرحمن رانا: جناب سپیکر! ایوان میں اردو زبان استعمال ہو سکتی ہے۔ اگر کوئی اور زبان استعمال کرنی ہے تو سپیکر سے اجازت لینی پڑتی ہے۔

جناب سپیکر: چلیں، چلیں۔ نہیں، وہ شعر پڑھنے تھے اور کوئی بات نہیں۔

ڈاکٹر سامیہ امجد: وہ شعر نہیں تھے لیکن بات لئے گی تو پھر دور تک جائے گی۔ بات مواخذه کی ہوئی ہے اور یقیناً یہ ایک جموروی عمل ہے کہ ایک جرنیل کو ہم نے ہمیشہ democracy کے مطابق condemn کیا ہے کیساں پر فوجی حکومت نہ آئے۔

خواجہ عمران نذری: جناب سپیکر! محترمہ غلط بیانی سے کام لے رہی ہیں۔ پنجاب اور پاکستان کے عوام کی یادداشت ابھی اتنی خراب نہیں ہوئی، یہ وہی اسمبلی ہے اور یہ وہی لوگ ہیں جنہوں نے ایک جرنیل کو وردی میں یہاں پر مسلط کیا۔ انہوں نے ایک جرنیل کی وردی میں یہاں پر قرارداد منظور کرائی۔ آج یہ مواخذه کے حق میں بات کر رہے ہیں تو قول و فعل میں تضاد نہیں ہونا چاہیے۔ آج یہ ایوان

مبارکباد کا مستحق ہے جس نے پنجاب کے عوام کی پگ پر لگا ہوا داع آج مٹا دیا ہے اور آج اس ڈکٹیٹر پرویز مشرف کا مواخذہ کرنے کے لئے قرارداد پیش کی اور آج مجھے فخر ہے کہ میں اس اسمبلی کا ممبر ہوں جو جموروی روایات کو لے کر آگے بڑھی ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔ جی، محترمہ!

ڈاکٹر سامیہ امجد: جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے میاں محمد شہباز شریف کو کہنا چاہتی ہوں کہ یہ جو اپنی under nineteen team کے ساتھ آج میدان میں اُتر آئے ہیں تو تھوڑا سا حوصلہ بھی انہیں دینا تھا۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: آپ بات کرتے چلیں، محترمہ ڈاکٹر صاحبہ آپ بات کرتے چلیں، میں سن رہا ہوں۔ (قطع کلامیاں)

Order please, order. I say order in the House. Order please, order.

محترمہ! ثانِم ختم ہو رہا ہے، آپ ذرا جلدی بات کر لیں۔

ڈاکٹر سامیہ امجد: میر اتو ایک بھی جملہ مکمل نہیں ہو۔

جناب سپیکر: تواب تک کیا آپ کرتی رہی ہیں؟

ڈاکٹر سامیہ امجد: میں صرف یہ کہنا چاہتی ہوں کہ آپ اگر اپنا دھیان 2007 کے ایکشن پر لے جائیں تو اس دن جزر پرویز مشرف نے ایکشن کے بعد جو حلف اٹھایا تھا وہ مسٹر پرویز مشرف کے طور پر اٹھایا تھا۔ آج کا مواخذہ اگر جرنیلوں کے خلاف ہے تو اس بات کو یاد رکھیں کہ پنجاب اسمبلی کی تاریخ کے پلڑوں پر کھے ہوئے مسٹر پرویز مشرف کے اس حلف کا یہ مطلب ہے کہ آج کی تحریک آپ ایک Civilian President کے خلاف لائے ہیں۔ اس Civilian President اور یہ رواج آپ لوگ قائم کر رہے ہیں کہ یہ کسی جرنیل کے خلاف مواخذہ نہیں، ایک سو میلین مسٹر پرویز مشرف کے خلاف ہے اور اس کے بارے میں آپ کو سوچنا چاہیے تھا۔ یوں کیوں نہیں کہہ دیتے کہ اصل میں پرویز مشرف کی ذات سے کچھ دشمنی ہے، کچھ کدورت ہے اور کہہ دیں کہ ہمیں اس سے بدله لینا مقصود ہے۔ یہ coalition اپنے صدارتی امیدوار کا نام تو لے لیتی تاکہ قوم بروقت یہ فیصلہ کر لے کہ N.R.O کے دو حصے سے دھلا ہو یہ جو امیدوار ہے وہ کیا آپ زم زم سے بھی دھل کر میدان

میں آگیا ہے؟ اس کو اس قوم کے فیصلے کرنے کا یہ حق دے دیجئے کہ N.R.O کے دو دھر سے دھلا ہوا آپ زم زم سے ڈھلانیں ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ relevant ہیں۔ آپ relevant ہیں۔ مجھے بار بار interrupt کرنے پڑتا ہے۔ آپ قرارداد کے بارے میں بات کریں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: محترمہ! اب پوائنٹ آف آرڈر آگیا ہے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! میری humble submission یہ ہے کہ محترمہ speech کرنے کے لئے اپنے speech کو سختیں لے دیں میں آپ کے گوش گزار کرنا چاہتا ہوں کہ انہیں پڑھ کر شکریہ کرنے سے روکا جائے۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں ہمیں کارروائی کرنے دیں۔ آپ کی مہربانی، آپ بعد میں بات کر لیں۔ بڑی مہربانی، آپ تشریف رکھیں، پلیز!

ڈاکٹر سامیہ امجد: جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ 1989 میں بے نظیر کے خلاف عدم اعتماد کی تحریک کی طرف بھی لے جانا چاہتی ہوں۔

جناب سپیکر: محترمہ! آج کے resolution کے بارے میں بات کریں۔

ڈاکٹر سامیہ امجد: جب انہوں نے کہا کہ یہ مواذنے صرف قوم کے استھنام کو کمزور کرتے ہیں۔ خدار! اس طرف بھی توجہ دیجئے۔ یہ جو آپ نے جھگڑا ڈال دیا ہے، یہ پانی میں مددانی مارنے کے مترادف ہے، اس سے کھنن نہیں لٹکنے لگا۔ ان کا یہ چار نکاتی ایجمنڈ اور اصل میں انہوں نے ایک گلابی عینک لگا کر، ایک بد لے کی عینک لگا کر بنایا ہے۔ یہ وہی لوگ ہیں جس آئین کی بات کھوسہ صاحب نے کی، جس کے تحت انہوں نے حلف اٹھایا، ان کے وزیر ہے، پچھلے پورے tenure میں انہوں نے تجوہیں لیں، یہ ماں ان benches پر میٹھے رہے، اس وقت تو یہ صدر غیر آئینی نہیں تھا۔ اس کو پوچھتے ہیں کہ کون سا آئین؟ میں پوچھتی ہوں کہ اگر وہ آئین، ہی نہیں ہے تو پھر کون سا چیف منسٹر؟ کون سا پرامن منسٹر؟ کون سے منسٹر؟ کون کی فیڈرل گورنمنٹ اور کون کی coalition؟ اس بد لے کی آگ میں ان لوگوں کو مت جھوکنے۔ عوام جب اپنا فیصلہ دیتی ہے تو وہ کالی نیلی پیشیاں نہیں دیکھتی، وہ یہ دیکھتی ہے کہ کس طرح مسلم لیگ کا ووٹ پیپلز پارٹی کو deliver کر دیا گیا۔ کاش! مسلم لیگ

اپنے پیروں پر کھڑی ہوتی تو میں بھی سرفخر سے اٹھاتی کہ ہاں! شیر آگئے ہیں لیکن یہ کس قسم کا کام ہے۔ (قطع کلامیاں)

میں آپ کو بتانا چاہتی ہوں کہ ہم پیچھے نہیں ہٹیں گے اور موادخے کا ڈٹ کر مقابلہ کریں گے، موادخے کو آنے دیجئے۔ ہم point by point ہر بات کا ڈٹ کر مقابلہ کریں گے۔ مجھے ڈر ہے کہ یہ موادخہ صرف پرویز مشرف کا نہیں کہیں آپ لوگوں کا موادخہ نہ ہوتا ہو۔

جناب سپیکر! آپ کی بات مکمل ہو گئی ہے۔ آپ تشریف رکھیں۔ شکریہ۔ علی حیدر نور خان نیازی صاحب!

جناب علی حیدر نور خان نیازی: اعوذ باللہ من الشیطین الرجیم۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

جناب سپیکر! میں پنجاب اسمبلی کے اس ایوان کو اس ڈکٹیٹر کے خلاف قرارداد پیش کرنے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ جس نے 8 سال پلے ایک منتخب اور جموروی حکومت کو بندوق کے زور پر ختم کیا، جس نے پچھلے 8 سال سے اس ملک میں جمورویت کو point gun پر یہ غمال بنار کھاتا، جس کے دور حکومت میں پاکستان کے قوی ہیر و ڈاکٹر قدری خان کو قید میں رکھا گیا، جس نے اس طرح امریکہ کی غلامی کی کہ اس ملک کے ننتے عوام کو خون میں نسلادیا گیا، جس کے دور میں لال مسجد اور جامعہ حفصہ کے اندر خون کی ایسی ہولی کھیلی گئی کہ جس نے چنگیز خان کے ظلم کو بھی مات دے دی، جس کے دور میں پاکستان کے قوی اثنائی سیل مل کو کوڑیوں کے بھاؤ فروخت کرنے کی کوشش کی گئی، جس کے دور میں stock exchange کے اندر پاکستان کے غریب عوام کے اربوں روپے پر ڈاکا مارا گیا، جس نے پوری قوم کے سامنے ٹیلیویژن پر آ کر 31۔ دسمبر 2004 کو وردی اتنا نے کا وعدہ کیا اور پوری قوم کے ساتھ دھوکہ کیا۔

جناب سپیکر! آج میرے خیال میں جزل (ریٹائرڈ) پرویز مشرف کے خلاف یہ عدم اعتماد صرف پنجاب اسمبلی کے منتخب نمائندوں کا نہیں بلکہ یہ پنجاب کی 8 کروڑ عوام کا عدم اعتماد ہے اور آج کے اس تاریخی دن کے بعد مجھے یقین اور عوام کو یہ امید ہو گی کہ اب ایڑیاں رگڑنے سے چھٹے ضرور پھوٹیں گے۔

جناب سپیکر! اب عدل بھی صاحب اولاد ضرور ہو گا۔ مجھے یقین اور عوام کو امید ہے کہ اب انشاء اللہ پاکستان کی دھرتی پر کبھی بھی کوئی جزل آکر قبضہ نہیں کر سکے گا۔ یہ عدم اعتماد صرف اس ایوان کی طرف سے نہیں، یہ عدم اعتماد اس بڑھی ماں کی طرف سے بھی ہے کہ جس کی بیٹی کی عصمت

گزشته 8 سالہ دور میں تاریخی اور انصاف کی زنجیر ساقط اور جامد رہتی تھی۔ آج ان بوڑھی آنکھوں میں بھی یہ یقین ہے کہ انشاء اللہ اب زنجیر عدل بھی ہے گی اور خالم بھی اپنے انعام کو پہنچیں گے۔ یہ اس بوڑھے باپ کی جانب سے بھی عدم اعتماد کا اظہار ہے کہ جس کے جواں سال بیٹے کو گزشہ دور میں قتل کر دیا جاتا تھا اور وہ انصاف کی بھیک مانگتا پھرتا تھا۔ یہ ان کا لے کوٹ والوں کی جانب سے بھی عدم اعتماد کا اظہار ہے جو کڑی دھوپ میں سڑک پر لاٹھیوں کے زخم لئے انصاف انصاف پا کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! ہم اس وقت لاعداد مسائل کے شکار ہیں۔ ہمارا ملک اس وقت غربت، بے روزگاری اور مہنگائی جیسے مسائل کا شکار ہے۔ یہ جو اس وقت بتاتیں کر رہے ہیں۔ میں یہ کہنا چاہوں گا کہ جو سابقہ 8 سالہ دور میں خوشحالی کے نعرے لگاتے رہے انہوں نے اس ملک کو اتنا غریب کر دیا اور غریب عوام کے منہ سے روٹی کا آخری نوالہ تک چھسیں لیا، انہوں نے بے روزگاری میں گزشہ 8 سال میں اتنا اضافہ کیا کہ لوگ آج خود کشیاں کرنے پر مجبور ہیں۔ غریب بچوں کے ہاتھ میں کتاب دینے کا نفرہ لگانے والوں نے ان کے ہاتھ میں کتاب دینے کی بجائے کلاشناکوں تھماڈی اور انہیں دہشت گرد بنادیا۔ آج پنجاب اسمبلی انشاء اللہ اس قرارداد کو بھاری اکثریت سے منظور کرائے گی۔

جناب سپیکر: ماشاء اللہ، بہت مہربانی۔ آپ کا بہت شکریہ۔ جی، وزیر قانون!

جناب خالد جاوید اصغر گھرال: جناب سپیکر! تھانے ٹانڈاً گجرات کا ایک مسئلہ ہے۔۔۔

جناب سپیکر: آپ تحریک لے آئیں۔ آپ کو اس کی اجازت نہیں ہے۔ آپ تشریف رکھیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناشاء اللہ خان): جناب سپیکر! یہ اجلاس کے بعد مجھے مل لیں جو بھی مسئلہ ہو گا میں اس کو حل کروادوں گا۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ جی، وزیر قانون! آپ قرارداد کے حق میں بات کریں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناشاء اللہ خان): جناب سپیکر! شکریہ۔ میں فائدہ حزب اختلاف اور حزب اختلاف کے ان تمام ممبران کا بے حد شکر گزار ہوں کہ جنہوں نے آج اس کارروائی میں حصہ لیتے ہوئے اپنے نقطہ نظر کا اظہار کیا۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہی جمورویت ہے کہ ایک دوسرے کے نقطہ نظر کو ساجائے اور اس کا احترام کیا جائے۔ انہوں نے جو اپنے نقطہ نظر بیان کیا ہے، ہمیں اس کا احترام ہے

لیکن اس وقت ملک کو اس بات کی ضرورت ہے کہ اس ملک میں جمہوریت ہو، اس ملک میں عوام کی حکمرانی ہو۔ ایک ایسا شخص جو کارگل کی مم جوئی کرے اور اس کے بعد منتخب حکومت کو بر طرف کرے، اس کے بعد فراؤ ریفرنڈم کے ذریعے ملک کے اقدار پر قابلٰ ہو، اس کے بعد وہ ایک ایسے مفاد پر ستون اور ابن الوقتوں کے اوپر مشتمل ایک جماعت بنائے اور اس کے بعد فراؤ ریفرنڈم کو آگے بڑھاتے ہوئے 5 سال کے لئے خود ہی ملک کا صدر بن جائے اور اس کے بعد وہ ملک کو ایک ایسی سمت لے جائے کہ جس کی وجہ سے پورا ملک نہ صرف عدم استحکام کا شکار ہو بلکہ وہ یورپی دنیا میں بھی اپنا مقام کھو دے، ایسے شخص کا جو ملک کے آئین کو دو مرتبہ توڑنے کی وجہ بنے، جو اس ملک میں عدیلیہ کی بے توقیری کی وجہ بنے، جو اس ملک میں عدیلیہ کے Judges کو گرفتار اور نظر بند کرے، جو اس ملک اور قوم کے سامنے یہ وعدہ کرے کہ میں 31۔ دسمبر 2004 کو وردی اتار دوں گا اور اس کے بعد بھی وہ وردی نہ اتارے، جو اس ملک اور قوم کی سب سے بڑی عدالت میں اس بات کا وعدہ کرے کہ اگر میں اس صدارتی انتخاب کے بعد جو میں ایسی اسمبلی سے کروارہا ہوں جو کہ چند دنوں کی مہمان ہے لیکن میں آنے والی پارلیمنٹ سے بھی اعتماد کا ووٹ لوں گا لیکن اس کے بعد وہ اعتماد کا ووٹ بھی نہ لے، جو پوری قوم کے سامنے یہ وعدہ کرے کہ یہ لوگ جو میرے ساتھ ہیں یہ لوگ جن کی میں نے جماعت بنائی ہے اگر یہ 18۔ فروری کو ایکشن میں ہار گئے تو میں مستغفی دے دوں گا لیکن ان کی عبرت ناک شکست کے باوجود اور 18۔ فروری کو عوام کے فیصلے کے باوجود وہ نہ مستغفی ہو بلکہ ایوان صدر میں بیٹھ کر جمہوریت کے خلاف ساز شیں کرے۔ ہمارا یہ موقوف ہے اور پنجاب اسمبلی کے اس معزز ایوان کا یہ موقوف ہے کہ ایسا شخص ایوان صدر میں بیٹھنے کا حقدار نہیں ہے اور unfit ہے بلکہ اس کا بیٹھنا اس ملک و قوم کے لئے اور جمہوریت کے لئے خطرناک اور مضر ہے۔ اس لئے ہم نے یہ قرارداد پیش کی ہے اور آج اس قرارداد کے ذریعے میں دعوے سے کہتا ہوں کہ آج اس معزز ایوان میں اس قرارداد کو پاس کرنے کے بعد اس ملک سے آمریت ہمیشہ ہمیشہ کے لئے دفن ہو جائے گی۔ (نصرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! آج کے بعد رہتی دنیا تک کوئی آمر، کوئی جریل جرأت نہیں کر سکے گا کہ وہ اس ملک کی جمہوریت پر شب خون مارے۔ آج کے بعد کوئی طالع آزماء اس ملک کے اوپر بربیت اور ظلم کی سیاہ رات مسلط نہیں کر سکے گا۔ آج یہ قرارداد جو پہلا قطرہ ثابت ہو گی اس کے ذریعے سے جو جمہوریت کا سورج طلوع ہو گا وہ انشاء اللہ تعالیٰ اس دھرتی کے اوپر ہمیشہ اپنا سایہ رکھے گا اور یہ دھرتی

قدم قدم آباد اور شادر ہے گی۔ میں اس موقع پر میاں محمد نواز شریف قائد پاکستان مسلم لیگ (ن) اور جناب آصف علی زرداری شریک چیئرمین پاکستان پبلیک پارٹی کو بھی خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے اس قوم اور ملک کی صحیح معنوں میں رہنمائی کی ہے۔ میں اس موقع پر ان تمام سیاسی کارکنوں کو جنہوں نے اس جموروی جدوجہد کے لئے قربانی دیں، قید و بند کی صعوبتیں برداشت کیں میں ان سب کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں اور سب سے بڑھ کر میں محترمہ بے نظر بھٹو (شہید) کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے اپنی جان کی قربانی دے کر آج اس ملک اور قوم کو جمورویت سے ہمکنار کیا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اس بات پر اس پورے ایوان کو فخر ہے کہ اس ایوان کے قائد میاں محمد شہباز شریف نے صرف اس جموروی جدوجہد میں بے مثال کردار ادا کیا بلکہ یہ معاملہ جواب سمت رہا ہے اور finalize ہو رہا ہے اس میں بھی میاں محمد شہباز شریف کی جو جدوجہد، محنت اور لگن ہے اس کے اوپر بھی پورا ہاؤس انہیں خراج تحسین پیش کرتا ہے۔ انہی گزارشات کے ساتھ میں آپ سے گزارش کروں گا کہ اس قرارداد کو ایوان میں پیش کیا جائے۔

**جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے کہ:**

“The Punjab Assembly observes;

1. That under Article 41 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan the Punjab Assembly is a part of the electoral college for the election of the office of the President of Pakistan.
2. That notwithstanding the Punjab Assembly's objection to the validity or legality of the election held in October, 2007 for the office of the President of Pakistan, the Punjab Assembly is of the view:

That General (Retd) Pervez Musharraf is unfit to hold the office of the President by virtue of being guilty of violating the Constitution of Pakistan and/or of gross misconduct on the following, amongst other, grounds:

- i) That General (Retd) Pervez Musharraf has subverted the Constitution of the Islamic

- Republic of Pakistan twice by holding it in abeyance.
- ii) He has violated and undermined the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan and derailed the transition to democracy.
  - iii) That in terms of Article 41(1) of the Constitution, the office of the President represents the unity of the Republic General (Retd) Pervez Musharraf has violated the same and has caused to promote inter provincial tension, a deepened sense of deprivation, denied provincial autonomy thus leading to weakening the Federation.
  - iv) That the policies pursued by General (Retd) Pervez Musharraf during the last 8 years have brought Pakistan to the brink of a critical political and economic impasse. The incompetence and failure of his policies has plunged the country into the worst power shortage in its history and brought unprecedented misery upon the people. His policies have paralyzed the Federation and eroded the trust of the Nation in key National Institutions.

In the light of the above, we hereby call upon General (Retd) Pervez Musharraf to take a vote of confidence from his electoral college or resign in terms of Article 44(3) of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan immediately. In case he fails to do so, we call upon and urge the Parliament to give Notice of impeachment in accordance with Article 47 of the Constitution.”

سردار ذوالفقار علی خان کھو سہ: پوانٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

سردار ذوالفقار علی خان کھوسمہ: جناب سپیکر! میں آپ کی تھوڑی سی توجہ چاہوں گا۔ جیسا کہ یہاں پر حکومتی بخوبی طرف سے تقاریر ہوئیں اور اپوزیشن بخوبی سے ان کے خلاف تقریبیں ہوئی ہیں تو میں آپ کی توجہ اس امر کی طرف دلانا چاہتا ہوں کہ آج جس قرارداد کو وزیر قانون اس ہاؤس میں پیش کرنا چاہتے ہیں وہ عام نوعیت کی قرارداد نہیں۔ آپ، بخوبی جانتے ہیں کیونکہ آپ پاکستان میں اور خاص طور پر پنجاب میں سیاسی امر کا حصہ رہے ہیں۔ اس اسمبلی میں وہ شرمناک قرارداد بھی پیش کی گئی جہاں ایک باوردی جرنیل کے دوبارہ ایکشن کی حمایت کی گئی ہے۔ یہاں اور بھی ایک بھرپور ایک ایک ایک انوکھا دن ہوئے ہوں گی، اس سے انکار نہیں لیکن آج بالخصوص اس صوبے کا اور پاکستان کی تاریخ کا ایک انوکھا دن ہے کہ ایک اسمبلی بھاری اکثریت سے یہ قرارداد پیش کرنا چاہتی ہے۔ جرزل (ریٹائرڈ) پر ویز منصف کو اب یا تو خود ہی ہٹ جانا چاہیے یا اس کو impeach کیا جائے۔ اس کی بہت سی وجہات ہیں، یہاں بھلی کے بھر ان کا ذکر کیا گیا، یہاں ایک خاتون نے آٹے کی قلت کا ذکر کیا لیکن یہ بھول جاتے ہیں کہ آٹھ سال کسی شخص کو بلا شرکت غیرے حکومت کرنے کا موقع ملا ہے مساوے dictators کے۔ جب جمیشوری حکومتیں آئی ہیں تو 12,22 میں یا اٹھائی سال اور اس شخص کی حکومت نے اس ملک کے لئے ایک میگا واٹ بھلی بھی نہیں بڑھائی۔ آپ کو یاد ہے اور ان خواتین و حضرات کو بھی یاد ہونا چاہیے کہ دو ملین ٹن گندم پاکستان سے 200 ڈالر فی ٹن کے حساب سے export کی جاتی ہے اس وقت حکومت کو یہ فکر نہیں تھی کہ ہمارے سٹور میں کتنا شاک پڑا ہے اور اپریل تک ہم نے لوگوں کو گندم دینی ہے۔

قائد حزب اختلاف (چودھری ظسیر الدین): پوائنٹ آف آرڈر۔

سردار ذوالفقار علی خان کھوسمہ: جناب سپیکر! میں وجہات بتانا چاہتا ہوں۔ آپ نے بڑے صبر سے ان کی باتیں بھی سنی ہیں، ذرا مجھے تھوڑا سا انداز دے دیں۔

جناب سپیکر: چودھری صاحب! بات سنیں، اب آپ سننے کی بھی ہمت رکھیں۔

سردار ذوالفقار علی خان کھوسمہ: جناب سپیکر! ایک ایک خاتون نے ڈیڑھ ڈیڑھ گھنٹے یہاں بات کی ہے۔

قائد حزب اختلاف (چودھری ظسیر الدین): جناب سپیکر! جب question ہو تو کیا پوائنٹ

آف آرڈر ہو سکتا ہے؟ اس پر میں آپ کی روشنگ چاہوں گا۔

جناب سپیکر: جی، سردار صاحب بات کر رہے ہیں۔

قائد حزب اختلاف (چودھری ظسیر الدین): جناب سپیکر! سرداری نظام ہر جگہ پر نہیں ہونا چاہیے۔ سردار ذوالفقار علی خان کھوسمہ: جناب سپیکر! دو ملین ٹن گندم یہاں سے 200 ڈالرنی ٹن کے حساب سے export کی جاتی ہے۔ اس وقت اس پرویز مشرف کو جس کے حکم کے تحت یہ کیا گیا، یہ خیال نہیں تھا کہ ہمارا شاک کتنا پڑا ہے اور ہم نے اپریل تک لوگوں کو گندم دینی ہے۔ پھر یا کیک یہ فیصلہ ہوتا ہے کہ اڑھائی ملین ٹن والپس import کی جاتی ہے۔

جناب سپیکر: سردار صاحب! relevancy ہونی چاہیے، وہ بار بار آپ کو کہہ رہے ہیں کیونکہ اب سوال put ہو گیا ہے۔

سردار ذوالفقار علی خان کھوسمہ: میں جس مقصد کے لئے یہ باتیں کر رہا ہوں۔۔۔ قائد حزب اختلاف (چودھری ظسیر الدین): جناب سپیکر! میں نے پہلے جوابات کی ہے مجھے اس پر آپ کی روشنگ چاہیے۔

جناب سپیکر: چودھری صاحب! میں روشنگ دون گا۔ پلیز! آپ تشریف رکھیں۔

سردار ذوالفقار علی خان کھوسمہ: سارے حالات ان کے سامنے ہیں، یہ شرم کریں۔

قائد حزب اختلاف (چودھری ظسیر الدین): جناب سپیکر! یہ سرداری نظام ہر جگہ پر نہیں ہے۔

جناب سپیکر: چودھری صاحب! پلیز! تشریف رکھیں۔ جی، سردار صاحب! پلیز! مختصر کریں اور relevant ہیں۔

سردار ذوالفقار علی خان کھوسمہ: میں اب مختصر کرتا ہوں اور ہاؤس کا وقت ضائع نہیں کرنا چاہتا۔ اس قرارداد کی اہمیت کے پیش نظر میری آپ سے درخواست ہے کہ باقاعدہ counting کروائی جائے تاکہ پنجاب کے عوام کو آج پتا گذاہی کے کوئی آمریت کے حق میں ووٹ دینا چاہتا ہے اور کوئی جمیوریت کے حق میں ووٹ دینا چاہتا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

میں آپ سے گزارش کروں گا کہ روایتی "Yes" اور "No" نہ کیا جائے بلکہ باقاعدہ لنتی کرائی جائے۔ بت شکریہ

قائد حزب اختلاف (چودھری ظسیر الدین): جناب سپیکر! آپ میری بات سنیں کہ انہوں نے رولنگ کی دھمیاں الٹادی ہیں۔

جناب سپیکر: چودھری صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ سردار صاحب کا کہنا ہے کہ ہمیں قرارداد کے حق میں ووٹنگ کرانی چاہئے یا ہاتھ کھڑے کرانے چاہئیں تو اس سلسلے میں، میں تمام حضرات سے گزارش کروں گا کہ قاعدہ نمبر 208 کی سب کلاز (2) کے تحت جواہر اکین قرارداد کے حق میں ہیں وہ اپنی نشستوں پر کھڑے ہو جائیں اور سیکرٹری اسمبلی گنتی کروائیں۔

(اس مرحلہ پر پیش کی گئی قرارداد کے حق میں معزز ممبران اپنی نشستوں پر کھڑے ہو گئے

اور ایوان ”گو مشرف گو“ کے ”عروں سے گونج اٹھا)

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

معزز ممبران حزب اقتدار: ”گو مشرف گو، مشرف کا جو یار ہے غدار ہے، غدار ہے۔“

جناب سپیکر: آرڈر پلیز، آرڈر پلیز۔ برائے مرتبانی گنتی کرنے دیں۔

معزز ممبران حزب اقتدار: مک گیا تیر اشو مشرف، گو مشرف، گو مشرف میاں محمد شہباز شریف۔۔۔

زندہ باد، زندہ ہے بی بی۔۔۔ زندہ ہے۔۔۔

**MR. SPEAKER:** Please order in the House, order in the House.

معزز ممبران حزب اقتدار: مشرف کے جو یار ہیں۔۔۔ غدار ہیں، غدار ہیں۔

جناب سپیکر: آرڈر، آرڈر۔ گلدری میں کھڑے پریس کے حضرات سے درخواست ہے کہ وہ تشریف رکھیں۔

معزز ممبران حزب اقتدار: آصف علی زرداری۔۔۔ زندہ باد، ایک زرداری۔۔۔ سب پر بھاری، نعرہ بھٹو۔۔۔ جسے بھٹو، گو مشرف گو، گو مشرف گو۔۔۔ مک گیا تیر اشو مشرف۔۔۔ گو مشرف، گو مشرف۔

جناب سپیکر: تمام حضرات اپنی اپنی نشستوں پر تشریف رکھیں۔ لا، منسٹر صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ سوال کا دوسرا حصہ مجھے پڑھنے دیں۔ تمام حضرات تشریف رکھیں۔ اب جو اس قرارداد کے خلاف ہیں ان سے گزارش ہے کہ وہ بھی اپنی اپنی سیٹوں پر کھڑے ہو جائیں۔

(اس مرحلہ پر حزب اختلاف کے معزز ممبران اپنی نشستوں پر کھڑے ہو گئے)

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: آرڈر، آرڈر۔ گنتی کی جائے۔

معزز ممبر ان حزب اقتدار: لوٹے، لوٹے، لوٹے، لوٹے۔

جناب سپیکر: آرڈر، آرڈر۔ اب نتائج سامنے آنے دیں اور ذرا سینے پر ہاتھ رکھیں۔ گنتی کروائی گئی ہے، قرارداد کے حق میں 321 ووٹ آئے ہیں (نعرہ ہائے تحسین)

معزز ممبر ان حزب اقتدار: گو مشرف گو، گو مشرف گو۔ گو مشرف گو۔

جناب سپیکر: آپ نے اپنی طرف سے اپنارزلٹ سن لیا ہے، اب مجھے دوسرا طرف کا رزلٹ بتانے دیں۔ آپ کی میربانی، خاموشی اختیار کریں اور اپنی اپنی نشستوں پر تشریف رکھیں۔ قرارداد کے خلاف 25 ووٹ آئے ہیں۔ (قطع کلامیاں)

(اس مرحلے پر قرارداد کے حمایتی ارکین اسمبلی ایک بار پھر اپنی نشستوں سے کھڑے ہو کر

"گو مشرف گو، گرتی ہوئی دیواروں کو ایک دھکا اور دو" کے نعرے لگانے لگے

(قرارداد منظور ہوئی)

(اس مرحلہ پر ایوان میں موجود معزز ارکین اسمبلی قائد ایوان میاں محمد شہباز شریف

کی نشست پر جا کر انہیں مبارکباد پیش کرنے لگے)

جناب سپیکر: معزز ارکین اسمبلی سے گزارش ہے کہ وہ اپنی اپنی نشستوں پر تشریف لے جائیں۔ اب قائد ایوان میاں محمد شہباز شریف آپ سے مخاطب ہوں گے۔

**صدر جعل (ریٹائرڈ) پر ویز مشرف کے مواخذے کی قرارداد**

**منظور ہونے پر مبارکبادیں**

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف): شکریہ۔ جناب سپیکر! میں پوری قوم کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ پنجاب نے اپنی گپ دوبارہ پنجاب کے عوام کے سر پر کھدی ہے۔ میں اس ایوان کو، تمام ہننوں اور بھائیوں کو سلیوٹ پیش کرتا ہوں اور میاں محمد نواز شریف اور جناب آصف علی زرداری کی قیادت کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ بے نظیر بھٹو صاحبہ شہید کاخون آج رنگ لایا ہے اور آج مشرف اور اس کے حواریوں کا سیاسی قبرستان اس floor میں اپنی طرف سے پیش کر دیا ہے جو لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ b(2)58 کا استعمال ہو سکتا ہے وہ اپنے دماغ درست کر لیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! b(2) کیوں لگے گا؟ کیا اس نئی حکومت جس کو 18۔ فروری کو عوام نے بھرپور mandate دیا؟ کیا جا شاڈیم نہ بنانے کا جرم ہم نے کیا؟ کیا جامعہ حفصہ میں قرآن کریم پڑھتی ہوئی تیم بھیوں کو گولیوں کا نشانہ ہم نے بنایا؟ کیا وزیر اعظم پاکستان کو ہتھکڑیاں ہم نے لگائیں؟ کیا اس ملک کے لیڈروں کو جلاوطن ہم نے کیا؟ کیا اس ملک کے آئین کوتار تار ہم نے کیا؟ کیا چیف جسٹس آف پاکستان کو گرفتار ہم نے کیا؟ کیا انصاف کوتار تار ہم نے کیا؟ کیا ماوس اور بھنوں کے دوپٹوں کوتار تار ہم نے کیا؟ کیا کالے کوٹ والوں کے سر ہم نے چھاڑے؟ یہ ہیں وہ گھناؤنے جرم جو مشرف اور اس کے حواریوں نے کئے ہیں۔

جناب سپیکر! آج پنجاب اللہ کے فضل و کرم سے جاگ اٹھا ہے اور اس ایوان میں جس طرح بہاں پر قراردادیں لائی گئیں کہ وردی میں 10/10 مرتبہ ہم ایک ایک آمر کو جتوائیں گے۔ اس وقت پنجاب کی عزت کو، پنجاب کی پک کو پاؤں تلے روندا گیا۔ آج میں اس ایوان کو اور راجہ ریاض صاحب پارلیمانی لیڈر پیپلز پارٹی اور اپنے تمام ساتھیوں اور coalition پارٹیوں کو اور نام معزز ممبر ان بھنوں اور بھائیوں کو دل کی گمراہیوں سے مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے پنجاب کی پک کو دوبارہ پنجاب کے عوام کے سر پر رکھ دیا ہے۔

جناب سپیکر! میں آخر میں ان اشعار کے ساتھ اپنی بات ختم کروں گا کہ:-

تم نے لوٹا ہے صدیوں ہمارا سکون  
اب نہ ہم پر چلے گا تمہارا فسون  
چارہ گر دردمندوں کے بنتے ہو کیوں  
تم نہیں چارہ گر کوئی مانے مگر  
میں نہیں مانتا، میں نہیں مانتا  
(نصرہ ہائے تحسین)

سینئر وزیر، وزیر آب پاشی و قوت بر قی (راجہ ریاض احمد): پواہنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، راجہ صاحب!

سینئر وزیر، وزیر آب پاشی و قوت بر قی (راجہ ریاض احمد): شکریہ۔ جناب سپیکر! اس سے پہلے میں آج ہاؤس کے تمام وہ ممبران جنہوں نے اس قرارداد کے حق میں فیصلہ دیا، ان کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ (نصرہ ہائے تحسین)

آج صوبہ پنجاب کی تاریخ میں ان منتخب عوامی نمائندوں نے ایک ایسا کام کیا ہے جو تاریخ میں ہمیشہ سنسری حروف سے لکھا جائے گا اور ان تمام حق پسند ممبر ان کو ہمیشہ یہ فخر رہے گا کہ انہوں نے ایک آمر کو اس کے عمدے سے ہٹانے کے لئے قرارداد اتنی majority کے ساتھ پاس کی تھی۔ آج میں پنجاب کے عوام کو بھی مبارکباد دیتا ہوں جنہوں نے ان حق پرست لوگوں کو ووٹ دے کر پرویز مشرف اور اس کے حواریوں کے منہ پر طما نچہ مارا تھا اور بے شمار دھاندی، دھونس اور غنڈہ گردی کے باوجود انہیں پورے پنجاب میں چند نشستیں ملی تھیں لیکن ایک بات میں آپ کے علم میں لانا چاہتا ہوں کہ آپ کو میں ہمیشہ یہ کہتا رہا کہ ان کے پاس majority نہیں ہے، یہ اقلیت میں ہیں لیکن آپ نے ان کا Opposition Leader بنایا اور آج آپ نے انعام دیکھ لیا کہ forward block کے پاس 38 آدمی تھے اور اس نام نہاد اپوزیشن لیڈر کے پاس صرف 25 آدمی نکلے ہیں۔ یہ زیادتی ہوئی ہے، دھاندی ہوئی ہے اور میں اس زیادتی اور اس دھاندی کی پر زور مذمت کرتا ہوں اور مطالباً کرتا ہوں کہ جس کے پاس majority ہے، جس کو ہاؤس میں لوگوں کا زیادہ اعتماد حاصل ہے اس کو اپوزیشن لیڈر بنایا جائے۔ آج کے اس واضح ثبوت کے بعد میں سمجھتا ہوں کہ جو نام نہاد اپوزیشن لیڈر ہے اس کو استغفاری دینا چاہیے لیکن یہ پرویز مشرف کاشاگر ہے، پرویز مشرف کا بالکل ہے، پرویز مشرف کا پھنچ ہے یہ ہرگز استغفار نہیں دے گا۔ جس طرح آج ہم نے پرویز مشرف کو اتنا رہے انشاء اللہ اسی طرح اس کو بھی اتنا رہیں گے۔ بہت مر بانی شکریہ

جناب سپیکر: جناب پرویز رفیق!

جناب پرویز رفیق: جناب سپیکر! میں اس تاریخی دن پر آپ کا، شہید جمورویت بے نظیر بھٹو صاحبہ کا۔۔۔

محترمہ آمنہ الفت: پوانٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: دیکھیں محترمہ! اب میں ان کو floor دے چکا ہوں۔ آپ نے صح سے کتنی دفعہ floor لیا ہے ان کو تو باری اب ملی ہے آپ کچھ تو خیال کریں۔ میں آپ کا شکر گزار ہوں، اس کے بعد آپ کو floor دیتا ہوں۔ جی، پرویز رفیق صاحب!

جناب پرویز رفیق: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں آج سب سے پہلے شہید جمورویت محترمہ بے نظر بھٹو صاحب کی ایک تاریخی قربانی کو یاد کرتا ہوں اور سلام پیش کرتا ہوں۔ میں محترم آصف زرداری صاحب اور میاں محمد نواز شریف کو بھی مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ آج کا دن ایک تاریخی دن ہے اور میں آپ کی توجہ چاہوں گا کہ 11۔ اگست 1947 کو پہلی دستور ساز اسsemblی سے بانی پاکستان قائد اعظم محمد علی جناح نے خطاب کیا تھا اور باقاعدہ طور پر جموروی روایات وہاں سے لکھی تھیں۔ ہم یہ سمجھتے ہیں، پاکستان کی اقلیتیں اور خصوصاً پنجاب کی اقلیتیں یہ سمجھتی ہیں کہ جو تحریک یا یہ قرارداد آج یہاں پر منظور ہوئی ہے وہ پاکستان کے تمام مظلوم، محروم، بے بس اور بدحالی کے شکار طبقات کے حق میں ہے۔ آج ہم پاکستان کو جموروی پڑی پر چڑھانے جا رہے ہیں۔ آج کی یہ تاریخ اور قرارداد democratic state کے لئے نہیں بلکہ geocentric state کے لئے ہے کیونکہ قائد اعظم محمد علی جناح نے 11۔ اگست 1947 کو اپنے خطاب میں فرمایا تھا کہ آپ اس مملکت پاکستان میں آزاد ہیں۔ آپ کا کسی ذات، عقیدہ، مذہب یا فرقہ سے تعلق ہو، کاروبار مملکت کا اس سے کوئی واسطہ نہیں۔ آج کا دن 11۔ اگست میں سمجھتا ہوں کہ یہ symbol of Federation کو ہم نے کہ اس geocentric Federation کو ہم نے بنیادوں پر نہیں بلکہ democratic Federation کی طرف سے مبارکباد پیش کرتا ہوں اور شکریہ ادا کرتا ہوں۔ (اس مرحلہ پر رانا مشود احمد خان ڈپٹی سپیکر کر سی صدارت پر متین ہوئے)

**جناب ڈپٹی سپیکر: سید عبدالقدار گیلانی صاحب!**

سید عبدالقدار گیلانی: شکریہ۔ جناب سپیکر! آپ نے مجھے وقت دیا۔ میں آج تمام coalition جماعتوں کو مبارکباد دیتا ہوں بلکہ یہ کہنا چاہتا ہوں کہ

اے	خاک	نشیو!	الٹھ	بیٹھو
ہے	وقت	قریب	وہ	آ پہنچا
جب	تحت	گرائے	جائیں	گے
جب	تاج	اچھائے	جائیں	گے
ہے	سر	بھی	بڑو	بھی
			بہت	

یہ جو جھوم کے دریا نکلے ہیں  
تنکے سے نہ ٹالے جائیں گے

جناب سپیکر! میں آج تمام political جماعتوں کو یہ التجا کرنا چاہتا ہوں کہ جزل (ریٹائرڈ) پرویز مشرف کا ساتھ نہ دیں یہ جماعتیں خود عوام کو represent کرتی ہیں، یہ خود عوام کے نمائندے ہیں، یہ party کا ایک political process ہے جس میں ان کو بھی مبارکباد دینا چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی لاٹھی بے آواز ہوتی ہے جنہوں نے 8 سال ظلم اور تشدد کے اس غریب عوام اور کسانوں پر جو یہ آج آٹے کی بات کرتے ہیں تو یہ انہی کی مربانی ہے کہ آج ہمارے ملک میں آٹا نہیں ہے۔ یہ کالا باغ ڈیم کی بات کرتے رہے تو وہ ڈیم بنانے کے لئے نہیں بات کرتے رہے، کالا باغ ڈیم ایک ڈیم نہیں تھا ایک issue تھا جو صوبائی تقسیم کرنے کے لئے یہ اچھاتے تھے اور آج ہم ان سے یہ پوچھتے ہیں کہ یہ کس فیتے سے ہماری حکومت کو ناپ رہے ہیں؟ یہ کس فیتے سے ہماری حکومت کی accountability کرنا چاہرہ ہے ہیں؟ چار پانچ میں سے کی حکومت کا اگر آپ موائزہ کریں 8 سال کے ساتھ تو یہ سراسر ہماری حکومت کے ساتھ نا انصافی ہے۔ اس حکومت کو موقع دینا چاہیے کیونکہ 8 سال جزل (ریٹائرڈ) پرویز مشرف کو عوام نے دیکھ لیا۔ آج عوام کی ایک ہی آخری امید ہے اور وہ ہے پاکستان پیپلز پارٹی اور پاکستان مسلم لیگ (ن)۔ آج ایک coalition کو ہم نے اکٹھا اور مضبوط رکھنا ہے کیونکہ ہمارے پاس آج قائد اعظم محمد علی جناح رہ نہیں ہیں، آج ہمارے پاس (شہید) ذوالفقار علی بھٹو موجود نہیں ہیں، آج ہمارے پاس محترمہ بے نظیر بھٹو (شہید) بھی نہیں ہیں اگر نہیں ہیں تو ہمیں اسی coalition کو مضبوطی سے آگے لے کر جانا پڑے گا کیونکہ جن بھروسے میں مشرف ڈکٹیٹر نے 8 سال تک رکھا ہے آج اگر قائد اعظم محمد علی جناح رہ بھی آجائیں اور ان کو کہیں کہ جناح صاحب! آپ نے یہ ملک بنایا تھا، آج آئیں مشرف نے جو گند کیا ہے اس ملک کو بھروسے باہر نکالیں تو محمد علی جناح صاحب بھی ہاتھ کھڑے کر دیں گے کہ آج کا پاکستان میرے سے بھی درست نہیں ہو سکتا۔ لہذا میں اپیل کرتا ہوں پاکستانیوں سے، چاروں صوبوں کی عوام سے اور ساری جماعتوں سے کہ آج اکٹھا ہو کر اس جزل (ریٹائرڈ) کا ہمیں مواغذہ کرنا پڑے گا، اس کو impeach کرنا پڑے گا اور پاکستان کو ایک راستے میں لانا پڑے گا۔

میں زیادہ وقت نہیں لینا چاہتا۔ آخر میں، میں یہ کہوں گا کہ اللہ تعالیٰ نے ہماری، آپ کی اور اس پاکستان کے عوام کی دعائیں قبول کر لی ہیں۔ ہماری دعا اللہ تعالیٰ نے سن لی ہے کیونکہ جس ظلم اور تشدد میں ہماری جماعتوں نے وقت گزارا، ہم نے جیلیں بھگتیں، ہم نے جلاوطنیاں دیکھیں، ہم نے اذیت دیکھی اور آج اللہ تعالیٰ رنگ لارہا ہے، آج پاکستان پھر سے آباد ہو رہا ہے، آج ہمارا ملک پھر ترقی کے راستے پر جا رہا ہے اور میں یہ کہنا چاہوں گا کہ:

آہ جاتی ہے فلک پر رحم لانے کے لئے  
بادلو ہٹ جاؤ دے دو راہ جانے کے لئے  
اے خدا! اب موڑ دے رُخ گردشِ ایام کے  
طعنہ دیں گے بت مسلم کا خدا نہیں

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، چودھری عبدالغفور!

وزیر جیل خانہ جات (چودھری عبدالغفور): شکریہ۔ جناب سپیکر! آج سب سے پہلے میں آپ کی وساطت سے پنجاب اور پاکستان کے عوام کو مبارکباد دینا چاہتا ہوں۔ آج پاکستان کو ایک ڈکٹیٹر نے جس جگہ پر لا کر کھڑا کر دیا تھا۔ ہم ایک no return point پر کھڑے تھے لیکن آج پاکستان کے سب سے بڑے صوبہ پنجاب نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ پنجاب کے عوام، پاکستان کے عوام کسی ڈکٹیٹر کے ساتھ نہیں ہیں اور مجھے آج یہ کہنے کی اجازت دیں کہ:-

آج عجب سا منظر دکھائی دیتا ہے  
ہر شخص یہ دہائی دیتا ہے  
 محل کے سامنے اک شور ہے بربا  
کہ امیر شر کو اوپنجا سُنائی دیتا ہے

جناب سپیکر! آج ابھی کل کی بات ہے، پچھلی اسمبلی کا آپ بھی حصہ تھے، میں بھی اس کا حصہ تھا۔ ایک شر میں آگ لگی ہوئی تھی اور ایک چھوٹی سی چڑیا اپنی چونچ میں پانی کے چند قطرے بھر کر اس آگ پر ڈال رہی تھی، کسی نے پوچھا کہ تیرے ان چند قطروں سے کیا یہ آگ بجھے گی؟ اس نے کہا مسئلہ یہ نہیں ہے کہ آگ بجھتی ہے یا نہیں بجھتی، مسئلہ یہ ہے کہ کل جب کوئی تاریخ لکھنے والا کہے گا تو میرا نام

آگ بجھانے والوں میں ہو گا، آگ لگانے والوں میں نہیں ہو گا۔ ہمارا نام کل بھی آگ بجھانے والوں میں تھا آج بھی ملک بچانے والوں میں ہے اور میاں محمد نواز شریف جو کل بھی یہ کہتے تھے کہ:-

سفر کیلئے نہ کٹ سکے گا ساتھیو!  
آؤ ساتھ ساتھ چلتے ہیں  
تم حفاظت کرو سفینوں کی  
ہم ہواوں کے رُخ بدلتے ہیں

جناب سپیکر! آج یہ اسے مبارکباد کی مستحق ہے کہ انہوں نے اپنا حق ادا کر دیا اور جو ہم کل یہ دعا کرتے تھے آج میرے اللہ نے وہ دعا پوری کی کہ:-

خدا کرے کہ مری ارض پاک پر اترے  
وہ نصل گل جسے اندیشئے زوال نہ ہو  
یہاں جو پھول کھلے وہ کھلا رہے برسوں  
یہاں خداں کو گزرنے کی بھی مجال نہ ہو  
یہاں جو سبزہ اُگے وہ ہمیشہ سبز رہے  
اور ایسا سبز کہ جس کی کوئی مثال نہ ہو  
یارب! میرے کسی بھی ہم وطن کے لئے  
حیات جرم نہ ہو، زندگی و بال نہ ہو

بہت شکریہ--- میاں محمد نواز شریف زندہ باد، میاں محمد شہباز شریف زندہ باد، محترمہ بے نظیر بھٹو زندہ باد، آصف علی زرداری زندہ باد۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، زعیم قادری صاحب!

سید زعیم حسین قادری: جناب سپیکر! میں آپ کا بہت مشکور ہوں کہ آپ نے اس تاریخی دن مجھے چند معروضات عرض کرنے کی اجازت عطا فرمائی۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میرا بھی نام ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی آپ کا نام مجھے زبانی یاد ہے، تشریف رکھیں، میں ابھی بلا تا ہوں۔

سید زعیم حسین قادری: میں بہت محدود وقت میں چند معروضات اس مقدس ایوان کی خدمت میں پیش کر دیں گے۔ میں سمجھتا ہوں کہ آج کا دن ایک تاریخی دن ہے۔ میں اس ایوان کے ہر رُکن کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ آج اس ایوان کی بھاری اکثریت نے جس طرح جزل پرویز مشرف کی جعلی آمریت کو مسترد کیا اس کی مثال پچھلے سانچہ بر س میں نہیں ملتی اور میں آج اس جیسا کو مخاطب کر کے مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ آپ بھی اس سنسری تاریخ کا حصہ بنے کہ آپ کے ہوتے ہوئے اس ایوان نے یہ جمورویت پسند قرارداد منظور کی۔ میں سلام پیش کرتا ہوں اپنی قیادت قائدِ عالم اسلام میاں محمد نواز شریف اور جناب علی آصف زرداری کو کہ یہ وہ قیادت ہے کہ جس کے بارے میں شاعر نے خوب کہا کہ:

چراغ طور جلوہ بڑا اندھیرا ہے  
وہ جن کے خورشید ہیں آستینیوں میں  
کہیں سے ان کو بلاہ بڑا اندھیرا ہے

آج یہ قیادت اس ملک کے سولہ کروڑ عوام کے لئے وہ خورشید ثابت ہوئی، وہ خواب کی تعبیر ثابت ہوئی جو پچھلے سانچہ بر س میں اس قوم کو نصیب نہیں ہو سکی تھی، آج اس قرارداد کے ذریعے ہم نے یہ ثابت کیا کہ اس ملک کے خصوصی طور پر پنجاب کے نو کروڑ عوام صرف اور صرف جمورویت پر یقین رکھتے ہیں، آج یہ قرارداد ایک ایسے غاصب، قاتل اور آمر جنیل کے خلاف پیش کی جس نے اس ملک کی حریت اور عزت کو داغدار کیا، اس نے نہ صرف اس ملک کی سولہ کروڑ عوام کو اپنے اقتدار کے لئے نیچ ڈالا بلکہ جب بھی اس کے آقاوں نے اشارہ کیا تو اس نے ملکی معاملات پر اپنے اقتدار کو ترجیح دی۔ آج ہم یہ قرارداد ایک ایسے شخص کے خلاف پیش کر رہے ہیں جو آپ کو یاد ہو گا کہ جس دن بھارت کی قیادت کے ساتھ بس پر سفر کر کے سانچہ بر س میں پہلی بار اس ملک کی حریت کو تسلیم کیا، پاکستان کی entity میں اپنے پاکستان پر تسلیم کیا، یہ وہ شخص ہے جو کارگل پر چڑھ دوڑا، اس نے نہ صرف اس عمل کو سبوتوں کیا بلکہ خطے میں رہنے والے مسلمانوں کو جنگ کی طرف دھکیل دیا، یہ وہ شخص ہے جس نے اپنے اقتدار کو طول دینے کے لئے جامعہ حفصہ میں چھوٹے چھوٹے بچوں کو قتل کیا، بلوچستان میں اس محبد طن سردار اکبر بگٹی کے قتل کا موجب بنا جس نے اس ملک کی قرارداد پر دستخط کئے تھے، آج شمالی وزیرستان

اور جنوبی وزیرستان اس شخص کی وجہ سے آگ و خون میں نہ لایا گیا ہے۔ میں اپنی بات کو لمبا نہیں کروں گا، صرف ایک بات کہنا چاہتا ہوں کہ جزل مشرف!

تم نے جس خون کو مقتل میں چھپانا چاہا  
آج وہ کوچہ و بازار میں آنکلا ہے

آج پوری قوم یک زبان ہو کر یہ بات کہہ رہی ہے کہ جزل پر دیز مشرف ہم تمہیں اور تمہاری آمریت کو مسترد کرتے ہیں، ہم تمہاری بنائی ہوئی سیاسی جماعتوں کو مسترد کرتے ہیں۔ مجھے بہت دلکھ ہوا کہ ایک بہت سینئر پارلیمنٹریں، جب اس قرارداد کو پیش کیا گیا تو وہ بیٹھ رہے، جمہوریت کے چیمپئن اور علیم بردار بننے رہے، اسی وجہ سے دھکیلے گئے، نیشنل اسمبلی سے Provincial Assembly میں آگئے۔ آپ دلکھیں گے کہ آج جن لوگوں نے جزل پر دیز مشرف کا ساتھ دیا ہے یہ قوم، اس قوم کے دوڑا گلی دفعہ ان کو یونین کو نسل کے ناظموں تک محدود کر دے گی۔ میں یہ بات عرض کرنا چاہتا ہوں کہ آج پاکستانی قوم نے اپنے شخص کے لئے جس قرارداد کو پاس کیا ہے وہ قرارداد انشاء اللہ تعالیٰ اس ملک میں آمریت کے دروازوں پر ایسے قفل لگادے گی کہ یہ جزل رات کے اندر ہیروں میں کبھی بھی اس ملک کے اقتدار پر قبضہ کرنے کی جرأت نہیں کریں گے، میں انہی الفاظ سے آپ سے اجازت چاہتا ہوں۔ بہت مہربانی، بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، میں سب سے پہلے یہ بات کرنا چاہوں گا۔۔۔ تمام معزز ممبر ان تشریف رکھیں، پلیز۔ بات صرف اتنی سی ہے کہ یہاں پر بہت زیادہ دوستوں نے نام بھیجے ہوئے ہیں اور ٹائم کی بھی بندش ہے تو مختصر پانچ منٹ کا ٹائم دے دیا جاتا ہے، میرے خیال میں اس میں دوست اپنی بات کو مکمل کریں۔

می مجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمن رانائز پاؤ ائنٹ آف آرڈر۔

محترمہ آمنہ الفت باؤ ائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چونکہ ہمارے بڑے سینئر پارلیمنٹریں یہاں پر ممتاز صحاب بیٹھے ہوئے ہیں میرے پاس ان کی بھی چٹ آئی ہوئی ہے وہ بات کر لیں، پھر اس کے بعد میں آپ کو floor دیتا ہوں۔ منسٹر صاحب آپ ذرا تشریف رکھیں۔

چودھری متاز احمد ججہ: جناب سپیکر! آج اس ایوان کے اندر جو قرارداد پاس ہوئی ہے میں سمجھتا ہوں کہ 18 فروری کو قوم نے جو mandate دیا تھا اور اس فیصلے کے بعد اس ملک کی جو سیاسی قوتوں تھیں ان کے اوپر ایک آزمائش تھی، ان کا یہ ایک امتحان تھا اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ اللہ کے فضل و کرم سے اس ملک کی عوامی قوتوں اب کامیاب ہوئی ہیں، وہ اپنے امتحان میں پاس ہوئی ہیں اور آج اس کا یہ ایک آغاز ہے کہ اس ہاؤس کے اندر اس قرارداد کے ذریعے ہم نے اس 18 فروری کے mandate کو، قوم کے اس فیصلے کو ہم نے سلام کرتے ہوئے اس کا احترام کیا ہے، قوم نے جو چاہا تھا آج اس کا ہم نے آغاز کیا ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ بہت جلد اس ملک کی عوامی قوتوں اپنے اس کا پاس کرتے ہوئے اس ملک کے اندر ہمیشہ ہمیشہ کے لئے آمریت کا خاتمہ کریں گی۔ مجھے یہ یقین ہے کہ اس طرف بیٹھے ہوئے ہمارے ساتھی آج ظاہر ہمارے ساتھ نہیں ہیں لیکن ان کے ضمیر ہمارے ساتھ ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! یہ ایک حقیقت ہے کہ اب اس ملک کے 16 کروڑ عوام سیاسی طور پر بلغ ہو چکے ہیں۔ اب اس ملک کے اندر کبھی بھی کسی امر کو انشاء اللہ یہ جرأت نہیں ہو گی کہ وہ اس ملک کی سیاسی حکومتوں کا خاتمہ کر کے اقتدار پر قبضہ کرے۔ میں تو ایک اور گزارش کروں گا، اپنے اتحادی دوستوں سے گزارش کروں گا، ان سے دست بستہ گزارش کروں گا کہ تھوڑی سی ہمت کر لو اور اس آمر کو کیفر کردار تک پہنچاو۔ اس کا ٹرائل کر لوتا کہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے پیچھے سے آنے والی وہ ٹولی جو کا کول سے نکلتے ہوئے اپنے ذہن میں اس ملک کی صدارت کا نقشہ کھنچ لیتی ہے اس کا ہمیشہ ہمیشہ کے لئے باب بند ہو جائے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اب یہ وقت ہے کہ اس ملک کی سیاسی قوتوں مل کر ایک ایسا تاریخی فیصلہ کر لیں کہ پھر کبھی بھی کسی امر کو اس ملک کی سیاسی بساط لپیٹنے کی ہمت نہ ہو۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ آمنہ الفت صاحبہ!

میحر (ریٹائرڈ) عبدالرحمن رانا: پونٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پہلے انہوں نے ٹائم مانگا ہوا ہے ان کے بعد پھر بات کر لیں۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! بہت بہت شکریہ۔ میں مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے floor دیا۔ (قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: please, please، اپوزیشن کا پورا right ہے ان کی بات سنیں، بیٹھیں پلیز، بیٹھیں، پلیز۔ آپ لوگ ہاؤس کے اندر آڑ کا خیال رکھیں۔ دیکھیں! آپ لوگوں کی یہاں پر majority ہے، اپوزیشن کا بھی اتنا ہے۔ let them talk۔ بیٹھیں۔ پلیز؛ انتشیر رکھیں۔ جی!

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! بہت بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے floor اور آپ مجھے بات کرنے کا موقع دیتے ہیں۔ میری پوری کوشش ہوتی ہے کہ میں جب بھی floor پر کھڑی ہوں تو میں کوئی relevant بات کروں اور کوئی ایسی بات نہ کروں کہ مجھے بعد میں یہ احساس ہو کہ میں ایسی بات کر گئی اتنے اہم مضبوط پر کھڑے ہو کر جو کہ مجھے زیب نہیں دیتی تھی۔ اپنی ایک دعا سے اپنی اس بات کا آغاز کروں گی کہ یا اللہ ہمیں ہوش کے ناخن دے اور ہمیں جوش میں آکر ایسے فیصلوں سے محفوظ فرمائو جو پاکستان کے لئے کیس پر بھی نقصان دہ ثابت ہوں۔

جناب سپیکر! میرے بھائیوں نے اور میرے معزز بھائی راجہ ریاض صاحب نے جو اپنی بات کرتے ہوئے تفصیل کا نشانہ بنایا اور اپوزیشن کے ممبر ان کو صرف 25 کی تعداد کو issue بناؤ کر انہوں نے بہت تیر اور نشرت چلائے، میرے معزز بھائی نے بھی لگاتار ہمیں نشانہ بنائے رکھا تو میں یہ درخواست کروں گی کہ جب اس فورم پر کھڑے ہو کر کوئی میرا معزز بھائی جمیوریت کی بات کرتا ہے اور جمیوریت کا عالمبردار بننے کی بات کرتا ہے اور جمیوریت کے داعی ہونے کا اولاد کرتا ہے تو وہ یہ کیوں بھول جاتے ہیں کہ اپوزیشن کے بغیر جمیوریت نامکمل ہے؟ وہ یہ چیز کیوں بھلا دیتے ہیں اپنے ذہنوں سے کہ اگر ہم اس وقت 25 بیٹھے ہیں یا چار بیٹھے ہیں یادو بیٹھے ہیں تو جمیوریت کا حسن اپوزیشن میں ہی پوشیدہ ہے؟ اگر یہ اپوزیشن نہیں ہو گی اور غلط ہستکنڈوں سے اس اپوزیشن کو ختم کرنے کی کوشش کی جائے گی اور یہاں سے اپوزیشن کو ختم کر کے باہر بھاڑایا جائے گا تو یاد رکھیے کہ یہ آمریت سے بھی بدترین جمیوریت کی شکل ہو گی۔ ایسی جمیوریت سے محفوظ رہنے کی کوشش کی جائے تاکہ ہم اپنے بیرون پر کھڑے رہیں اور کسی بھی انتقامی کارروائی یا کسی تفصیل کا نشانہ نہ بنایا جائے۔ ہم اپوزیشن میں بھی رہتے ہوئے اس ملک کے لئے کھڑے ہیں اور اس ملک کے لئے کام کر رہے ہیں۔ اگر آپ دعویٰ کرتے ہیں کہ آپ محب الوطن ہیں تو ہمیں سو فیصد یقین ہے کہ آپ محب الوطن ہیں اور آپ بھی اس چیز کا یقین رکھیں کہ ہم بھی محب الوطن ہیں، ہم بھی اپنی سرزمین کے لئے کھڑے ہیں، اپنے لوگوں کے لئے کھڑے ہیں۔ جماں جماں اگر حکومتی مخصوص میں کیس طاقت کے نئے میں چور ہو کر، کیس اپنی

گدی پر بیٹھ کر اپنی اکثریت کے وجود کو لے کر کہیں نہیں میں چور ہو کر آپ لوگوں سے کوئی غلطی ہونے لگے، قدم ڈالنے لگیں تو ہم آپ کی نشان دہی کرتے رہیں۔ خدارا! اپوزیشن کو قائم رکھنے میں اپنا role ادا کریں اور اپوزیشن کے لوگوں کو خریدنے کی بدترین ابتداء نہ کریں اور اپوزیشن قائم ہے تو جمیوریت کا حسن قائم ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کا پانچ منٹ کا نام ختم ہو گیا ہے۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! میں ایک بات آپ سے اور کرنا چاہتی ہوں۔ just 30 seconds (قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: پلیسیز پلیسیز۔ جی!

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! میں یہ بات کہوں گی کہ آج اگست کا میں ہے اور 1947 کا وہ دور جس وقت پاکستان معرض وجود میں آرہا تھا، آج وہ منظر میری آنکھوں کے سامنے ہے اور مجھے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ قائد اعظم کی روح پکار پکار کر کہہ رہی ہے کہ

لائے ہیں طوفان سے کشتی نکال کر  
رکھنا میرے بچوں اس دیں کو سنبھال کر

جناب ڈپٹی سپیکر: اب آپ تشریف رکھیں، بعد میں، میں ٹائم دون گا، نہیں، نہیں پانچ منٹ کا پسلے ٹائم جب میں نے آپ کو دیا ہے، اب پلیز! اس پر بحث نہ کریں، آپ کو میں دوبارہ ٹائم دون گا۔ طیبہ ضمیر صاحب!

جناب محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! ---

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، طیبہ ضمیر صاحب! میں ابھی آپ کو بھی ٹائم دیتا ہوں let me conduct this House in order سین، میں آپ کو ابھی ٹائم دیتا ہوں۔ پسلے طیبہ ضمیر صاحب!

محترمہ طیبہ ضمیر: بسم اللہ الرحمن الرحيم۔ جناب سپیکر! میں آج اس مبارک موقع پر اس مبارک ایوان کو اور صوبہ پنجاب کے بالخصوص اور پاکستان کے عوام کو بالعموم دل کی احتہاگرائیوں سے مبارکباد پیش کرتی ہوں۔ یہ وہ لمحات ہیں کہ آج کا دن پاکستان کی کروڑوں سال تک آنے والی تاریخ کا ایک حصہ باب بن جائے گا اور سنگ میل کی چیزیت اختیار کر لے گا۔ اس میں جو فلسفہ مظہر اور پوشیدہ ہے وہ ہے

آمریت اور جموریت۔ آپ نے مجھے اپنے مانی الضمیر کے مطابق بات کرنے کا موقع دیا۔ میں اس معززاً یوں کو پھر مبارکباد دیتی ہوں کہ اللہ رب العزت نے آپ کو میاں محمد نواز شریف، پنجاب کے وزیر اعلیٰ میاں محمد شہباز شریف اور شریک چیئر مین پیپلز پارٹی جناب آصف علی زرداری کی بدولت اور ان کی قیادت نے یہ credit receive کیا ہے کہ وہ امر جس کے لئے پاکستان کی گلیوں، کوچوں میں اور ہر کار نر سے آواز اٹھائی جاتی تھی کہ یا رب العزت ہمیں اس خالم اور جابر حکمران سے نجات دے دے تو یہ ہماری قیادت اس کی نجات و ہندہ ثابت ہوئی ہے۔

ہم نے تو ہمیشہ آندھیوں میں جلائے ہیں چراغ  
ان کی منشا ہے یونہی اندریا رہے

جناب سپیکر! جب ہم مسٹھی بھرا پوزیشن کی باتیں سنتے ہیں تو بڑا فسوس ہوتا ہے۔ یہ اس وقت کہاں تھے جب اس خالم ڈکٹیٹر نے جامعہ حفصہ کے اندر قرآن پاک پڑھتی ہوئی زلزلہ زدگان کشمیریوں کی کم سن بھیوں کو کیمیائی گیسوں سے خاکستر کر دیا تھا۔ ہاں! آج ہم نے اس قرارداد کے ذریعے جامعہ حفصہ کے معصوم شہیدوں کا انتقام لیا ہے۔ آج ہم نے شہید بے نظیر بھٹو کا انتقام لیا ہے۔ آج ہم نے پرویز مشرف سے انتقام لینا ہے جس نے آئین کی دھمیاں اڑائیں اور آئین کا حلیہ بگڑا۔ F.O.L اور ستر ہویں ترمیم کے ذریعے آئے دن آرڈر آتا لیکن کبھی کسی کو یہ جرأت نہ ہوئی، کبھی کسی کو یہ توفیق نہ ہوئی، کبھی کسی کا ضمیر ٹس سے مس نہ ہوا کہ یہ جابر کس طریقے سے پاکستان کو بدنام کر رہا ہے؟ اس نے خارجہ پالیسی کو ناکام بنادیا۔ اس نے شاک ایچیچ کو تباہ کر دیا۔ اس نے اپنی ایجنسیوں کے ذریعے پاکستانیوں کو القاعدہ بنادیا اور امریکہ کے لئے کبھی کوئی ویڈیو جاری کر دیتا اور کبھی کوئی، یہ سب ڈرامائی باتیں ہیں، اس نے یہ سارا کچھ اپنے اقتدار کو دوام بخشنے کے لئے کیا۔ یہ تو پاکستان کو یقیناً جیچ کر ڈال رکھا۔ اس نے تو پاکستان کی فوج پر بھی خرچ نہیں کیا۔ یہ تو قدرت کی طرف سے اس کا مواخذہ آگیا ہے۔ اس نے طاقت کے بل بوتے اور گن پوانٹ پر جو کرتوت کئے ہیں ان کا اس نے حساب دینا ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! پانچ منٹ ہو گئے ہیں۔ پلیز! میٹھیں۔

محترمہ طیبہ ضمیر: شکریہ۔

**جناب ڈپٹی سپیکر:** جی، جناب اعجاز شفیع!

وزیر آبکاری و محصولات، تجارت و سرمایہ کاری، ٹرانسپورٹ، صنعتیں اور امداد بائیمی (میاں مجتبی شجاع الرحمن): جناب سپیکر!۔۔۔

**جناب ڈپٹی سپیکر:** منشہ صاحب! جب تک میں نہ کموں آپ نے کھڑے نہیں ہونا۔ Order in the House

جناب محمد اعجاز شفیع: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں routine کی بات نہیں کر رہا ہوں بلکہ میں نے آج سے تین دن پہلے اپنے علاقے کا ایک مسئلہ raise کیا تھا جس پر جناب نے تین دن کا تمام دیا تھا کہ تین دن کے اندر اندر اس کی انکوائری رپورٹ آئے گی اور لاءِ منشہ صاحب نے بھی یہ promise کیا تھا۔

**جناب ڈپٹی سپیکر:** اعجاز شفیع صاحب!

**جناب محمد اعجاز شفیع:** جناب سپیکر! میری بات سن لیں۔

**جناب ڈپٹی سپیکر:** میں آپ کی بات سمجھ گیا ہوں۔ اس لئے آپ پہلے میری بات سن لیں پھر آپ بات کرنا۔ ذرا پہلے میری بات سن لیں پھر میں آپ کو موقع دیتا ہوں۔ چونکہ آج سارے بنز کو معطل کر کے صرف اس کو رکھا گیا ہے۔ آپ یہی بات کل کر لینا۔ کل اسے take up کریں گے اور اس پر بات بھی کریں گے اس لئے آج اسے کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔

**جناب محمد اعجاز شفیع:** جی، درست ہے۔

**جناب ڈپٹی سپیکر:** بہت شکریہ۔ اب میں خواجہ اسلام صاحب کو دعوت خطاب دیتا ہوں۔

**خواجہ محمد اسلام:** بسم اللہ الرحمن الرحيم O جناب سپیکر! میں سب سے پہلے آپ کو اور آپ کی وساطت سے محسن پاکستان، محب پاکستان میاں محمد نواز شریف، قائد ایوان، قائد پاکستان مسلم لیگ (ن) وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف اور پاکستان پیپلز پارٹی کی قیادت جناب آصف علی زرداری کو اور جس کی شہادت کے نتیجے میں ہمیں آج یہ دن دیکھنا نصیب ہوا محترمہ بے نظیر بھٹو صاحبہ کو، سردار ذوالقدر علی کھوسہ، راجح ریاض، رانائیم اللہ خان اور بہاں پر جتنے بھی ہیرے بیٹھے ہوئے ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ ہیرے نہیں بلکہ آج اللہ کے فضل و کرم سے یہ ہیر و بن چکے ہیں ان سب کو اور پنجاب

کی پوری عوام کو مبارکباد دینا چاہتا ہوں کہ ان کی تمام تر مختصر اور خدمات کے نتیجے میں یہ دن دیکھنا نصیب ہوا۔

جناب سپیکر! مجھے یہ بات کہنے میں کوئی عار نہیں ہے کہ ہم جس تحریک کے نتیجے میں یہاں تک پہنچے ہیں اس میں اگر وکلاء برادری کا خون شامل نہ ہوتا تو شاید ہم آج یہاں نہ بیٹھے ہوتے اس لئے میں اپنے وکلاء بھائیوں کو اس لیقین کے ساتھ کہ اللہ کے فضل و کرم سے اس ملک میں عدیلیہ کی بحالی ان کے نصیب میں آچکی ہے اور ان کا مقدر بن چکی ہے، انشاء اللہ اس ملک میں عدیلیہ بھی بحال ہو گی اور چیف جسٹس بھی بحال ہوں گے۔ میں یہ کہنا چاہوں گا کہ آج کا ڈکٹیٹر، امر، بد عنوان اور کرپٹ جزل جو امریکہ کا چیلہ بن اہواختا ہے اس بات سے سبق لینا چاہیے تھا اور ان کو یاد ہو گا کہ 1974 میں امریکہ میں بھی مواخذہ ہوا تھا لیکن اس وقت کا حکمران مواخذے سے پہلے ہی استغفاری دے کر جا چکا تھا لیکن یہ اپنے اقتدار کے بخوبی میں پھنسا ہوا ہے جسے نہ پاکستان سے، نہ پاکستان کی عوام سے اور نہ ہی کسی اور سے محبت ہے بلکہ اسے صرف اپنے اقتدار سے محبت ہے اور اپنے اقتدار کے لئے ہی سب کچھ کر رہا ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ آج پاکستان کی عوام میاں محمد نواز شریف کے اس دو ٹوک رویے اور عزم کی بنابر پہلی مرتبہ یہ محسوس کر رہی ہے کہ پاکستان کے فیصلے پاکستان میں ہو رہے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ آج کی قرارداد پاکستانی عوام کی امنگوں کے عین مطابق ہے اور پنجاب کے لوگوں کے احساسات کی نشانی ہے۔ لہذا اس بات کا کریڈٹ میاں محمد نواز شریف کو جاتا ہے اور آج پنجاب کی عوام پکار پکار کر میاں نواز شریف کو یہ کہہ رہی ہے کہ:

خودی کے زور پر دنیا پر چھا جا  
مقام رنگ و بو کا راج پا جا  
جنگ بدل سمل آشنا رہ  
سف سمل سے دامن پھیلتا جا

جناب سپیکر! آج کی اس قرارداد کے بعد پوری قوم اطمینان اور طہانت محسوس کرے گی اور محب وطن میاں محمد نواز شریف نے اپنی سیاسی بصیرت۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: خواجہ صاحب اچونکہ آج time follow کر رہے ہیں اس لئے تشریف رکھیں۔  
آپ کی بڑی میریانی۔ میاں مجتبی شجاع الرحمن!

خواجہ محمد اسلام: جناب سپیکر! مجھے صرف شعر پڑھ لینے دیں۔

وزیر آبکاری و محصولات، تجارت و سرمایہ کاری، ٹرانسپورٹ، صنعتیں اور امداد باہمی (میاں مجتبی شجاع الرحمن): شکریہ۔ جناب سپیکر!

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں مجتبی شجاع الرحمن! خواجہ صاحب کو شعر پڑھ لینے دیں۔

خواجہ محمد اسلام: جناب سپیکر! آج میاں نواز شریف پاکستان کی عوام اور ارض وطن کو یہ پیغام دے رہے ہیں کہ:

گردشیں لوٹ گئیں میری بلائیں لے کر  
اپنے ہی کاندھے پر تو اپنی چتاں لے کر  
ہر سو پھیلی تھی گھٹن شر سخن میں عارف  
جب میں آیا تھا تازہ ہواں لے کر  
بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ جی، میاں مجتبی شجاع الرحمن صاحب!  
وزیر آبکاری و محصولات، تجارت و سرمایہ کاری، ٹرانسپورٹ، صنعتیں اور امداد باہمی (میاں مجتبی شجاع الرحمن): جناب سپیکر! Thank you very much for giving me time. میں سمجھتا ہوں کہ آج کادن پنجاب کی تاریخ میں ایک تاریخی دن ہے کہ پنجاب کی 9 کروڑ عوام جو چاہتے تھے اور جس کے لئے پنجاب کی 9 کروڑ عوام نے ہمیں اس اسمبلی میں بھیجا تھا۔ پنجاب اور پاکستان کی عوام نے 18 فروری کو اس آمر، جابر، غاصب، جزل پرویز مشرف کے خلاف دیا تھا میں سمجھتا ہوں کہ آج میران نے اپنے عوام کے دوٹ کے تقدس کو پامال نہیں کیا بلکہ انہوں نے جس مقصد کے لئے دوٹ دیا تھا۔۔۔

سیدہ ماجدہ زیدی: جناب سپیکر! ایوان میں کورم نہیں ہے۔

چودھری عامر سلطان چیئرمین: جناب سپیکر! محترمہ نے نشاندہی کی ہے کہ ایوان میں کورم پورا نہیں

جناب ڈپٹی سپیکر: محترم صاحب! ذرا تشریف رکھیے، یہاں پر کورم کی نشاندہی ہوئی ہے۔ لہذا گنتی کی جائے۔

سید حسن مرتضی: جناب سپیکر! ---

جناب ڈپٹی سپیکر: جب گنتی ہو رہی ہو تو اس وقت کوئی بات نہیں ہو سکتی۔ پلیز! تشریف رکھیں۔  
چونکہ کورم پورا نہیں ہے اس لئے پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔  
(No cross talk)

جناب ڈپٹی سپیکر: پانچ منٹ ہو چکے ہیں لہذا اب دوبارہ گنتی کی جائے۔ معزز ممبر ان سے گزارش ہے کہ وہ اپنی اپنی نشستوں پر تشریف رکھیں۔  
(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: ہاؤس میں کورم نہیں ہے۔ اب اجلاس کل بروز منگل مورخہ 12۔ اگست 2008، صبح 10:00 تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔